عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۲۵تا۳۰؍جمادی الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳تا۲۸؍فروری ۲۰۱۷ء | شمارہ:۸

پیرِ طریقت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی رحلت

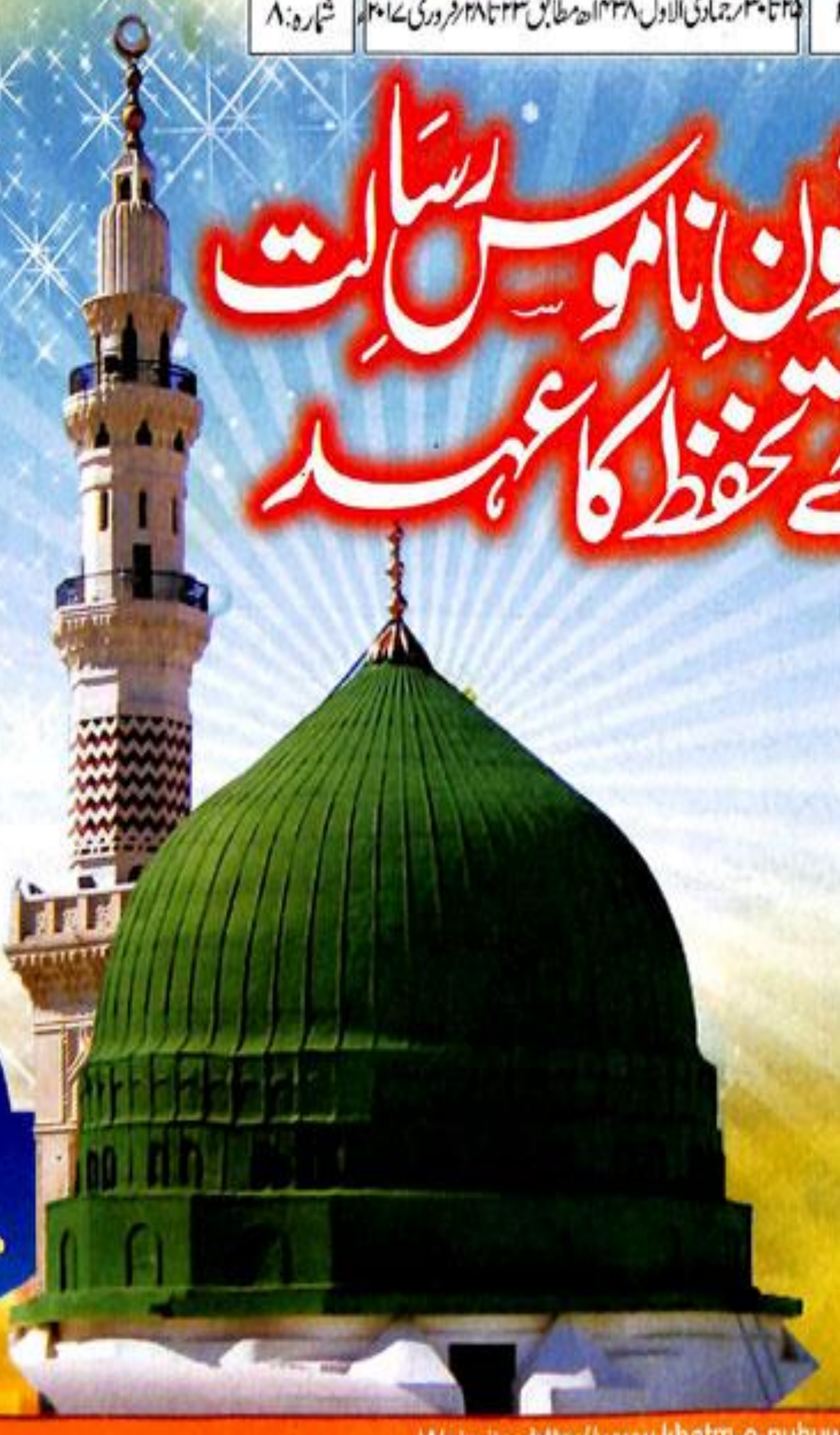

قانونِ ناموسِ رسالت کے تحفظ کا عہد

تین شبہات کے جوابات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

جانوروں پر زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟

س:...... ہمارے پاس تقریباً دو سو بھینسیں، گائیں ہیں، اس مال کے اوپر زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے گی؟ اور اس مال پر لوگوں کا قرض بھی ہے؟ بھینس کی تعداد ایک سو چالیس ہے، ان کی عمریں پانچ پانچ سال ہیں۔ ابتدا سال میں ان کی تعداد ستر تھی، جبکہ گائے کی موجودہ تعداد ۵۹ ہے، سال کی ابتدا میں ان کی تعداد ۳۰ تھی، عمر پانچ سال، ان سب کو چارہ خرید کھلاتے ہیں، پانی بھی خرید کر پلانا پڑتا ہے ان کے چارہ وغیرہ پر خرچہ بھی تقریباً ۲۰ لاکھ تک آتا ہے۔ دونوں قسم کے جانوروں کی خریداری کا مقصد دودھ کی فروختگی ہے روز کے حساب سے ان کا دودھ ہم بیچتے رہتے ہیں اور حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے قرضوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ان سب کی مجموعی قیمت دو کروڑ روپے ہے جبکہ اس میں قرضہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ تک بنتا ہے۔

ج:...... واضح رہے کہ جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے منجملہ دیگر شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ان جانوروں کو سال کا اکثر حصہ جنگل میں چرایا جائے اور مفت گھاس، چارہ وغیرہ پر پورے سال یا اکثر حصہ سال ان کی گزر بسر ہو اور اگر سال کے اکثر حصہ گھر پر ان کو چارہ کھلایا جائے تو ایسی صورت میں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ لہٰذا بصورت مسئولہ چونکہ مذکورہ جانوروں (گائے، بھینس وغیرہ) کو پورا سال چارہ خرید کر کھلایا جاتا ہے جیسا کہ سوال میں درج ہے، لہٰذا ان جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں جیسا کہ فتاویٰ شامی ہے:

"باب السائمة (هي) الراعية، وشرعاً (المكتفية بالرعي) المباح ذكره الشمني (في اكثر العام لقصد الدر والنسل) ذكره الزيلعي .... فلو علفها نصفه لاتكون سائمة) فلا زكوٰة فيها، للشك في الموجب (قوله بالرعي) ....اذلو حمل الكلأ اليها في البيت لا تكون سائمة." (رد المحتار مع الدر المختار، ص: ۲/۲۷۵ كتاب الزكوٰة، باب السائمه طبع سعيد كراجي)

مرحوم کا ترکہ لواحقین میں کس طرح تقسیم ہو؟

س:...... میرے بیٹے لقمان جمیل ۱۴/ اگست ۲۰۱۶ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ مرحوم کے اثاثہ جات، نقد رقم، بینک میں جمع شدہ رقوم اور محکمہ سے ملنے والے فنڈز میں درج ذیل لواحقین کا حصہ بمطابق قرآن وسنت کیا ہوگا؟ خالد جمیل (والد)، ریحانہ پروین (والدہ)، مبریرہ لقمان (بیوی)، سلمان خالد (بھائی)، کامران انصاری (بھائی)، شاہان خالد (بھائی)۔

ج:...... بصورت مسئولہ نعمان جمیل مرحوم نے بوقت انتقال محکمہ سے ملنے والے فنڈ کے علاوہ جو کچھ اثاثہ جات، نقد رقم، بینک میں جمع شدہ رقوم وغیرہ چھوڑے ہیں، یہ سب کی سب چیزیں شرعاً مرحوم کا ترکہ کہلاتا ہے، ان تمام اشیاء کی مجموعی قیمت بہتر حصوں پر تقسیم ہوگی، جس میں سے بارہ بارہ حصے مرحوم کے والدین میں سے ہر ایک کو، نو حصے مرحوم کی بیوہ کو جبکہ تیرہ حصے مرحوم کے ہر ایک بھائی کو ملیں گے۔

جہاں تک محکمہ سے ملنے والے فنڈ کی بات ہے چونکہ سوال میں اس فنڈ کی کوئی تفصیل مذکور نہیں ہے، اس لئے اس کے بارے میں تفصیلات ذکر کیے بغیر حتمی جواب نہیں دیا جاسکتا۔ ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

جلد:۳۶ ۲۵ تا ۳۰ رجمادی الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ رفروری ۲۰۱۷ء شمارہ:۸

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قانون ناموس رسالت کے تحفظ کا عہد!	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ہائے کیا لوگ تھے.....	۱۰	محمد متین خالد
پیر طریقت مولانا عبدالحفیظ مکی کی رحلت	۱۲	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
نبی اکرم ﷺ کے معاشی حالات (۳)	۱۶	مفتی عبدالرؤف سکھروی
تین شبہات کے جوابات	۱۸	شیخ الحدیث منیر احمد منور
....سیاسی و دینی جماعتیں میدان میں کود گئیں	۲۰	عابد محمود عزام
بین المدارس تقریری مقابلہ تفصیلی رپورٹ	۲۲	مولانا محمد شعیب کمال
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۲۳)	۲۶	حافظ عبیداللہ

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت

حدیث قدسی ۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ جب تک کوئی گناہ اس سے واقع نہ ہو تب تک صرف ارادے پر اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ لکھا جائے اور اگر اس سے گناہ ہو جائے تو صرف ایک گناہ لکھا جائے اور اگر یہ میرے خوف سے اپنا ارادہ ترک کر دے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جائے اور اگر کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اگرچہ وہ نیکی اس بندے سے واقع نہ ہو تب بھی صرف ارادے پر ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دو اور اگر ارادہ کرنے کے بعد یہ بندہ وہ نیکی کر بھی لے تو دس نیکیوں سے سات سو تک نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھو۔ (بخاری و مسلم)

حدیث قدسی ۳: حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ہے، فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: جب میرا بندہ ارادہ کرتا ہے اور اپنے قلب میں کسی نیکی کے کرنے کا خیال کرتا ہے تو جب تک وہ نیکی نہ کرے میں ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ نیکی کر لیتا ہے تو میں اس کی نیکی کو دس گنا کر کے لکھ دیتا ہوں اور جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک گناہ نہ کرے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں اور جب کر لیتا ہے تو ایک گناہ کو ایک ہی لکھتا ہوں اور اگر گناہ نہ کرے صرف ارادہ کرنے کے بعد اپنے خیال کو ترک کر دے تب بھی ایک نیکی لکھتا ہوں، کیونکہ اس نے گناہ کو میرے خوف سے ترک کیا ہے۔ (مسلم)

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نامۂ اعمال میں گناہ تو ایک کا ایک ہی لکھا جاتا ہے اور نیکی ایک کی دس تو عام طور پر لکھی جاتی ہیں اور کبھی بجائے دس کے سات سو تک بھی لکھی جاتی ہیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں نیز یہ کہ نیکی کے صرف ارادے ہی پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور گناہ کے ارادے پر گناہ نہیں لکھا جاتا بلکہ گناہ کرنے کے بعد لکھا جاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ گناہ کے ارادے کو ترک کر دینے پر بھی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

نماز

عملی شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

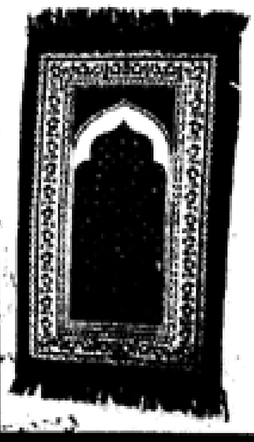

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مسجد

س:...... کیا مسجد کے لئے وقف کی گئی پوری جگہ مسجد کہلاتی ہے؟

ج:...... نہیں! اس چار دیواری میں جتنی جگہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے مختص و متعین کی گئی ہے وہی مسجد کہلاتی ہے، لہٰذا مسجد کا وضوخانہ، طہارت خانہ، مدرسے کی علیحدہ جگہ، امام، موذن و خدام کے حجرے، اذان کے لئے متعین علیحدہ جگہ، اسٹور روم، کرایوں کی آمدنی کے لئے قائم دکانیں اور مکانات مسجد میں داخل نہیں ہوتے، چنانچہ اعتکاف میں بیٹھنے والوں کو مسجد کی انتظامیہ سے مسجد کی حدود معلوم کر لینی چاہئے، اس لئے کہ بلا ضرورت شرعی مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔

س:...... کیا مسجد کے لئے متعین کردہ جگہوں کے اوپر یا نیچے تعمیرات کر کے یا بغیر تعمیر کے اس عبادات کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج:...... نہیں! مسجد کے لئے متعین کردہ جگہ اوپر آسمانوں سے بھی اوپر تک، نیچے زمین کی آخری تہہ تک کی مکمل فضا اور جگہ مسجد کہلاتی ہے، لہٰذا اوپر فضا اور نیچے تہہ خانہ کی جگہیں عبادات کے علاوہ کسی کے دنیوی مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتیں نہ ہی مسجد ختم کر کے مسجد کی جگہ کو اسے کسی دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ البتہ تجارتی مراکز، رہائشی، بلڈنگوں، راستوں، کھیتوں، فیکٹریوں وغیرہ میں نماز کے لئے مختص کی جانے والی جگہوں کو تبدیل یا دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

س:...... کیا مسجد سے متعلق شریعت نے کچھ شرائط و آداب بتلائے ہیں؟

ج:...... جی ہاں! مسجد کے لئے چند شرائط و آداب ہیں جو شریعت سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں:

۱:...دنیا میں قائم تمام مساجد کی نسبت بیت اللہ سے ہے اور وہ اللہ کا گھر کہلاتی ہیں۔

۲:...مساجد کی محرابیں (جہاں کھڑے ہو کر امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں) قبلہ رُخ ہونی چاہئیں۔

۳:...اللہ تعالیٰ کے گھر چاروں طرف قائم لوگوں کے گھروں سے برتر یا کم از کم ہم پلہ (برابر کی جوڑ کے) ہونے چاہئیں۔

۴:...مسجد کی ضروریات و تعمیرات کے لئے کسی غیر مسلم سے چندہ نہیں لینا چاہئے۔

ادار یہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

قانون ناموس رسالت کے تحفظ کا عہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دسمبر کے اواخر میں اخبارات میں یہ خبر چھپی کہ: ا...... میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان نے وزارت تعلیم کو ہدایت کی ہے کہ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ملحق سائنسی ادارہ فزکس کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھنے کے لئے صدر پاکستان کے نام سمری بنا کر بھیجیں۔

۲...... انہیں دنوں مختلف ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت پنجاب کا محکمہ تعلیم بھٹو دور میں قومیائے گئے تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کر رہا ہے۔

۳...... دریں اثناء دوالمیال ضلع چکوال میں ۱۲ربیع الاوّل کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کی جس سے چار مسلمان زخمی اور ایک شہید ہوگیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ملتان میں اجلاس ہوا جس میں ان امور پر غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ تمام جماعتوں اور چاروں مسالک کی قیادت کے سامنے یہ مسئلہ رکھا جائے اور باہمی مشاورت سے قدم اٹھایا جائے۔

چنانچہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور فقیر راقم نے اس سلسلہ میں قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کے ذمہ داران سے اصلاح واحوال کے لئے کہتے ہیں۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، پروفیسر ساجد میر صاحب، جناب سراج الحق صاحب، محترم جناب لیاقت بلوچ صاحب، سید کفیل احمد شاہ بخاری صاحب سے بھی مشاورت ہوئی۔

ان امور پر قوم کی آگاہی کے لئے ۱۲رجنوری ۲۰۱۷ء کو ڈریم لینڈ ہوٹل اسلام آباد میں تاجر حضرات اور علماء کرام کا ایک اجلاس رکھا۔ لال مسجد میں جمعہ پر اجتماع میں بھی ان مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔

۴...... اس دوران مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اطلاع دی کہ ۱۲رجنوری ۲۰۱۷ء کو ایک قومی اخبار میں جاوید اختر بھارہ کہو (جو اپنے کو سلسلہ قادریہ چشتیہ سے منسوب کرتے ہیں) کا اشتہار شائع ہوا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون کو تبدیل کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام کارروائی این۔جی۔اوز کی تھی۔ ان صاحب کا تو صرف نام استعمال ہوا۔

۵...... اگلے روز ۱۳رجنوری کو ایک قومی اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ جناب فرحت اللہ بابر سابق وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ سینیٹ آف پاکستان کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے اجلاس میں توہین رسالت قانون پر غور کرکے اس کی سزا میں کمی اور مقدمہ کے اندراج کے طریقہ کار میں تبدیلی لائی جائے گی۔ تواتر نے جب یہ اطلاعات موصول ہوئیں تو ماتھا ٹھنکا کہ کوئی گہری چال ہے۔ جس سے بیک وقت گھیرا ڈالا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائیں۔ ۱۴، ۱۵رجنوری

۲۰۱۷ء کو اسلام آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس تھا۔ متذکرہ اشتہار اور فرحت اللہ بابر کے بیانات کا عکس موبائل کے ذریعہ حضرت قائد جمعیۃ کو ارسال کیا گیا۔ حضرت مولانا امجد خان صاحب سے (جو شریک اجلاس تھے) اجلاس کے دوران بات ہوئی۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب نے بھی سلسلہ جنبانی کی۔ جمعیۃ کی شوریٰ میں یہ امر زیر بحث آیا۔ قرارداد منظور ہوئی۔ آخری اجلاس میں پریس بریفنگ کے دوران جمعیۃ کی منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں قائد محترم نے اعلان کیا کہ اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہونے دیں گے۔

۱۹رجنوری کو لاہور عالمی مجلس کے دفتر میں لاہور کی تمام جماعتوں اور جملہ مکاتب فکر کے مشترکہ اجلاس میں تمام صوبائی قیادت نے شرکت فرمائی۔ اس اے۔ پی۔ سی میں متفقہ فیصلہ ہوا کہ مرکزی قیادت کا فوری اجلاس اسلام آباد میں بلایا جائے۔ اس اجلاس میں اہم اہم جماعتوں کے نمائندگان کے دستخطوں سے ایک خط بھی صدر مملکت اور وزیر اعظم کو بھجوا دیا گیا۔

مولانا امجد خان اور دوسرے حضرات نے لاہور کے اجلاس کی روشنی میں دعوت نامہ کا مسودہ اور مدعوین کی فہرست مرتب کی۔ اگلے روز دعوت نامہ چھپ گیا۔ ہفتہ کے دن جماعت اسلامی کے دفتر جا کر امیر جماعت جناب سراج الحق صاحب اور جناب لیاقت بلوچ صاحب کو دعوت نامہ پہنچایا۔ فقیر کے ذمہ لگا کہ وہ جنوبی پنجاب کی قیادت کو دعوت نامے پہنچائے۔ ڈاک سے پورے ملک میں جہاں دعوت نامے بھجوانے تھے وہ مولانا محمد نعیم صاحب نے بھجوائے۔

۲۲رجنوری کو لاہور کی تمام مرکزی قیادت جماعتوں اور اداروں کے سربراہان کو مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، جناب پیر رضوان نفیس نے دعوت نامے پہنچائے۔ اگلے روز مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا زاہد وسیم، مولانا محمد طیب فاروقی اور دیگر حضرات نے اسلام آباد اور راولپنڈی کی تمام جماعتوں کو دعوت نامے پہنچائے۔ اس دوران میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حیدری نے تمام قیادت جن کو دعوت نامے پہنچا دیئے گئے تھے ان کو فون کئے۔ دو تین دن اسی جدوجہد میں رفقاء کی بھرپور مصروفیت رہی۔ ۲۶رجنوری کو لیاقت باغ جامعہ اسلامیہ میں علماء کا کنونشن ہوا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی مسجد صدیق اکبر میں فقیر کا جمعہ پر بیان ہوا۔ اگلے روز ظہر تا مغرب جامعہ فاروقیہ ڈھمیال روڈ راولپنڈی میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی تعزیت کے سلسلہ میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاضی عبدالرشید، جناب اعجاز الحق، مولانا حافظ حمد اللہ سینیٹر، مولانا سعید یوسف نے ان مسائل پر بھی اظہار خیال کیا۔

۲۹رجنوری کو ہی سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد قبا، پولی فیملی راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ شہر کی تمام تاجر برادری کی قیادت اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، تاجر رہنماؤں اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد طیب اسٹیج سیکرٹری تھے۔ مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن صدر اجلاس تھے۔ یہ کانفرنس بھی ہر اعتبار سے کامیاب رہی۔

۳۰رجنوری کو حضرت صاحبزادہ عزیز احمد صاحب تشریف لائے۔ قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی۔ کام کی رپورٹ عرض کی۔ آج کے روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بھی تشریف لائے۔

۳۱رجنوری کراچی سے حضرت الامیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم، مولانا سعید اسکندر صاحب، مولانا اعجاز مصطفیٰ صاحب کراچی سے تشریف لائے۔ حضرت قائد محترم سے ملاقات کی۔ آج ۳۱رجنوری کی شام رات گیارہ بجے اطلاع ملی کہ انتظامیہ نے ہوٹل مالکان کو کہا کہ این۔او۔سی کے بغیر کانفرنس نہیں ہوگی۔ اس وقت رات کو رابطے کرنے شروع کئے مگر بے کار۔ کانفرنس اگلے روز یعنی یکم رفروری ۲۰۱۷ء ڈریم لینڈ ہوٹل میں ایک گھنٹہ کی تاخیر سے شروع ہوئی۔ یہ کس نے کیا۔ کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ وزارت داخلہ سے پوچھیں تو وہ فرمائیں ہمیں معلوم نہیں۔ ڈی سی صاحب سے پوچھیں تو وہ فرمائیں کہ اوپر سے حکم ہے۔ کمشنر صاحب سے پوچھیں تو لاعلمی کا اظہار کریں۔ صدمہ اور پریشانی تو ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ

کانفرنس کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں۔ کانفرنس ہوئی اور بڑی آب وتاب سے ہوئی۔

آگے چلنے سے قبل ذرا ایک بار خاص خاص شرکاء کرام کے اسماء گرامی کی طرف نظر کریں۔ حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی صاحب کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی اور خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمایا۔ فقیر راقم کے ذمہ اجلاس کے اغراض ومقاصد کا بیان تھا۔ حضرت مولانا محمد امجد خان نقیب محفل تھے۔ حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری نے ان کی راہنمائی فرمائی۔

اجلاس میں راجہ ظفر الحق، جناب سراج الحق، جناب حضرت مولانا سمیع الحق، جناب اعجاز الحق، (گویا چہار جہت حق ہی حق تھا فللّٰہ الحمد) حضرت ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب عارف حسین واحدی، حضرت مولانا قاری زوار بہادر، مولانا زاہد الراشدی، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا ابتسام الٰہی ظہیر، خانقاہ عالیہ کوٹ مٹھن کے سجادہ نشین پیرومرشد حضرت خواجہ معین الدین کوریجہ، تنظیم المدارس کے ناظم عمومی مولانا غلام محمد سیالوی، پاکستان مسلم لیگ کے جناب طارق بشیر چیمہ، حضرت مولانا عطاء الرحمن سینیٹر، تنظیم المدارس کے مولانا سید حبیب الحق، حضرت قاضی محمد اسحق نورانی، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، جناب حافظ عمار یاسر قائداعظم مسلم لیگ، حضرت مولانا اشرف علی اشاعۃ التوحید، حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی ظہور الحسین اظہر، قاری زاہد حسین رشیدی، مولانا صاحبزادہ ابوبکر، خدام اہل سنت، مولانا سعید یوسف آزاد کشمیر، راجہ محمد اصغر، حضرت حافظ عاکف سعید تنظیم اسلامی، مولانا ضیاء الحق چشتی گولڑوی جمعیۃ علماء پاکستان، سید محمد کفیل بخاری مجلس احرار اسلام، مولانا عبدالمالک خاں اتحاد العلماء، شبیر حسین جہلمی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جناب حامد میر، جناب اسداللہ بھٹو، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا سمیع الحق چشتی خطیب گولڑہ شریف، سید قطب رابطۃ المدارس، مولانا فضل الرحمن خلیل، مولانا قاری جمیل الرحمن شریعت کونسل، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طاہر رشید تونسی، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا قاضی عبدالرشید ناظم وفاق المدارس پنجاب، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاضی نثار احمد اہل سنت والجماعت گلگت، خالد خورشید ہدیۃ الباری، مولانا عزیز الرحمن رحیمی، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا خلیل الرحمن چشتی، مولانا محمد ابراہیم قاضی اٹک، مولانا عبیدالرحمن انور، جناب خالد مسعود، مولانا مفتی محمد معاذ، مولانا صاحبزادہ عبدالقدوس چکوال، مولانا محمد آدم خان، جناب سیف اللہ خالد، مولانا محمد رمضان علوی، میاں انعام الٰہی، قاری تنویر الحسن احرار، جناب نصیر خان ایڈووکیٹ صدر ہائیکورٹ بار راولپنڈی، ایسے حضرات شریک اجلاس تھے۔ اجلاس ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا محمد الیاس چنیوٹی بھی تشریف لائے۔ (ان شاءاللہ العزیز! کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ میں مقررین حضرات نے جو اظہار خیال فرمایا وہ بھی شامل کیا جائے گا) سردست آپ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک بھر کی دینی، سیاسی جماعتوں کے سربراہان اور تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام اور مشائخ عظام کا مشترکہ اجتماع ایک بار پھر اس حقیقت کو دہرا رہا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان، اللہ اور اس کے رسول مقبول خاتم النبیین ﷺ کے نام پر حاصل کی گئی ہے اور یہ دنیا کی واحد ریاست ہے جو اسلامی نظریہ پر وجود میں آئی ہے۔ لیکن مغربی دنیا اور ان کی این۔جی۔اوز ایک منظم سازش کے ذریعے سے پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے کے درپے ہیں۔

وطن عزیز میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس کو آئینی وقانونی تحفظ فراہم کیا گیا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی۔ لیکن ہر پانچ، چھ سال کے بعد اس ایمانی، شرعی اور آئینی قانون میں ترمیم یا تبدیلی کی قرارداد لانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ 295-C کے قانون میں ترمیم یا مقدمہ کے اندراج کے طریقہ کار میں تبدیلی اور سزا میں کمی کے اعلان سے عاشقان رسول ﷺ اور اسلامیان پاکستان کو اضطراب میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ مغرب کو خوش کرنے کے لئے سندھ اسمبلی میں اسلام قبول کرنے کی عمر اٹھارہ سال مقرر کرنے کا قانون منظور کیا گیا اور پھر

علماء اور اسلامیان پاکستان کے دباؤ پر قانون واپس کرلیا گیا۔لیکن سینیٹ میں پیپلز پارٹی کے ہی ایک سینیٹر کی جانب سے ایسی مذموم کاوشوں پر یہ اجتماع گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایسے ہتھکنڈوں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ ہر ایسی مذموم سازشوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ یہ اجتماع حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسی سازشوں پر نظر رکھے اور ایوان بالا اور ایوان زیریں میں توہین رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ لانے کا دوٹوک اعلان کرے۔

۞......امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں۔مرحوم بھٹو دور میں قومی اسمبلی نے اس بنیادی عقیدہ کے باغی قادیانیوں کا دین اسلام سے متصادم مؤقف سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سمیت ملک کی تمام عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں اس قانون کو مبنی برحق قرار دیا۔لیکن قادیانی گروہ آئین پاکستان سے انحراف اور عدالتوں کے فیصلوں سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلم کہلوانے پر مصر ہے۔

۞......قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔اپنے اسٹام پیپر شائع کرتے ہیں۔گواہوں کے سمن جاری ہوتے ہیں۔ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت کی رٹ قائم کی جائے۔اس گروہ کی آئین شکنی کا نوٹس لیا جائے اور انہیں آئین کا پابند بنایا جائے۔

۞......حال ہی میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو منسوب کیا گیا۔حالانکہ ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو لعنتی ملک کہا ہے۔یہ نمائندہ اجتماع اس اقدام پر شدید اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے اس غلط فیصلے کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۞......آئین کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہی وہ قادیانیت کو اسلام کہہ سکتے ہیں۔آئین میں ان پر واضح پابندیاں ہیں۔ لیکن قادیانی چینلز پاکستان کے آئین کا مذاق اڑا رہے ہیں۔وزارت اطلاعات اور پیمرا قادیانی چینلز کی اسلام مخالف مہم اور آئین کی بغاوت کا نوٹس لے اور ان نشریات پر پابندی عائد کرے۔

۞......پاکستان کے سابق وزیراعظم مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے ملک بھر کے تمام تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا۔لیکن قادیانی تعلیمی اداروں کو واپس کرنے کے اقدامات کی خبریں گاہے بگاہے سنی جارہی ہیں۔حکومتوں نے اربوں روپے ان اداروں پر خرچ کئے ہیں اور ان اداروں میں پچانوے (95) فیصد عملہ اور زیر تعلیم طلبہ مسلمان ہیں۔قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنا گویا نوجوان نسل کو قادیانیوں کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے مترادف ہوگا۔حکومت ایسا کوئی غلط قدم اٹھانے سے باز رہے۔

۞......اس سال 12 ربیع الاول کو دوالمیال ضلع چکوال میں میلاد النبی کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک مسلمان شہید اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔لیکن قادیانیوں کو قانون شکنی پر سزا دینے کی بجائے مسلمانوں پر جھوٹے مقدمات درج کر کے انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا اور مختلف ذرائع سے اب دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ مسلمان قادیانیوں کے خلاف درج کرائے گئے مقدمات واپس لیں۔

۞......یہ اجتماع پاکستان کے اسلامی تشخص اور قومی خودمختاری کے خلاف بڑھتے ہوئے مسلسل عالمی دباؤ اور بین الاقوامی اداروں کی یلغار پر تشویش واضطراب کا اظہار کرتا ہے اور دینی حلقوں کو توجہ دلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کی اسلامی شناخت اور قومی خودمختاری کے معاملات کو سیاستدانوں اور اسٹیبلشمنٹ کے رحم وکرم پر چھوڑنے کی بجائے دینی قوتوں کو خود کردار ادا کرنا ہوگا۔

۞......یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1......295-C کے قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور اس قانون کے بہرحال تحفظ کا دوٹوک اعلان کیا جائے۔

2......ادارہ فزکس کا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھنے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

3......چناب نگر میں ’’ریاست در ریاست‘‘ کا ماحول ختم کیا جائے۔ حکومت کی دستوری اور قانونی رٹ بحال کرنے کے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور متوازی عدالتیں ختم کر کے ملک کے قانونی نظام کی بالادستی بحال کی جائے۔

4......قادیانی چینلز کی نشریات کا نوٹس لیا جائے اور ملک کے دستور اور قانون کے تقاضوں کے منافی نشریات پر پابندی لگائی جائے۔

5......قادیانی تعلیمی ادارے، انہیں واپس کرنے کی پالیسی عوامی جذبات اور ملک کی نظریاتی اساس کے منافی ہے۔ حکومت اس طرز عمل پر نظرثانی کرے اور قوم کو اعتماد میں لے۔

6......دوالمیال چکوال میں قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید اور زخمی ہونے والے مظلوموں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ علاقہ کے مسلمانوں کے مطالبات کو فوری طور پر پورا کیا جائے۔ شہید کے بارے میں ایف آئی آر (F.I.R) درج کی جائے، بے گناہ مسلمانوں کو رہا کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف جانبدارانہ رویہ اختیار کرنے والے حکام کے خلاف کارروائی کی جائے۔

یہ اجتماع حکومت پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ یہ مطالبات رسمی اور وقتی نہیں ہیں۔ پوری قوم کے جذبات کے آئینہ دار ہیں۔ انہیں جلد از جلد منظور کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے اگر ایک ماہ تک یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے اور حکومت کے طرز عمل میں واضح تبدیلی دکھائی نہ دی تو آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس کی طرف سے ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جائے گا جس کے انتظامات کے لئے درج ذیل رہنماؤں پر مشتمل رابطہ کمیٹی کا اعلان کیا جارہا ہے۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ	محترم جناب سراج الحق صاحب
محترم جناب راجہ ظفر الحق صاحب	محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب	محترم جناب ساجد علی نقوی صاحب
حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
محترم جناب اعجاز الحق صاحب	حضرت خواجہ پیر معین الدین کوریجہ
محترم جناب پرویز الٰہی صاحب	محترم حافظ عاکف سعید صاحب
حضرت پیر اعجاز ہاشمی صاحب	حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
سید کفیل احمد شاہ بخاری صاحب	راقم اللہ وسایا

اختتامی خطاب و دعا حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و قائم مقام صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کرائی۔ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

۳؍فروری کو گجرات کے ضلع بھر کے علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ، مولانا عبدالحفیظ مکیؒ پر تعزیتی ریفرنس ہوا۔ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے فیصلوں کو ضلع بھر میں اجاگر کرنے کا اعلان ہوا۔

۴؍فروری کو دفتر جماعت اسلامی ملتان میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ہوئی۔ جس میں آنے والے جمعہ کو یوم احتجاج منانے کا اعلان ہوا۔

۵؍فروری کو شیخوپورہ میں ضلع بھر کے علماء کا اجلاس ہوا۔ غرض آنے والے دنوں میں ملک بھر میں اس عنوان پر نئے جوش و خروش سے کام کو آگے بڑھانے کا سلسلہ شروع ہورہا ہے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی کے حکم پر فقیر راقم نے یہ رپورٹ مرتب کی۔ مشورے کا آغاز بھی انہی سے ہوا۔ مضمون کی تکمیل بھی انہی کے حکم پر۔ فللّٰہ الحمد!

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

ہائے کیا لوگ تھے جو دامِ اجل میں آئے!

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے روح رواں اور مجلس شوریٰ کے سینئر رکن مجاہد ختم نبوت جناب چودھری نذیر احمد 2/جنوری 2017ء کو پھول نگر (بھائی پھیرو) میں 80 سال کی عمر میں انتہائی سکون کے ساتھ اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف روانہ ہوگئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

”خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں“

حیران کن بات ہے کہ وہ آخری وقت تک صحت مند اور توانا رہے۔ انہیں کوئی عارضہ لاحق نہ تھا۔ وفات سے صرف ایک دن پہلے جنرل ہسپتال لاہور میں پیٹ درد کے سلسلہ میں زیر علاج رہے۔ طبیعت بحال ہونے پر واپس گھر چلے گئے۔ پھر اگلے روز ذکر الٰہی کرتے ہوئے رحلت کر گئے۔ ان کے پس ماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ ان کی نماز جنازہ دربار بابا شیر بہادر میں ادا کی گئی اور تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ جنازہ میں ان کے اعزہ کے علاوہ شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے امیر چودھری محمد بشیر زرگر کی قیادت میں مجلس کا ایک وفد جنازہ میں شریک ہوا جس میں میاں محمد ظفر عباس، حبیب احمد عابد، حاجی عبدالحمید رحمانی، محمد شاہین پرواز، چودھری منظور احمد، ملک محمد انور شاکر، ملک محمد سرور، ملک افتخار احمد، میراللہ دتہ، محمد عباس بٹ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ تدفین کے بعد جناب محمد بلال خادم نے مجلس کی طرف سے قبر پر پھولوں کی چادر ڈالی جس پر فضا ختم نبوت زندہ باد، مجاہدین ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ راقم نے نماز جنازہ کے موقع پر شرکاء سے مختصر خطاب کرتے ہوئے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ان کی خدمات بیان کیں اور کہا کہ بعض جنازے میت کی بخشش کے لیے ہوتے ہیں اور بعض جنازے شرکاء کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ جنازہ ایسا ہی ہے۔ یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا

جناب چودھری نذیر احمد نیک سیرت، متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سادہ، فقیر منش اور نفاست پسند بھی تھے۔ ہمیشہ تروتازہ اور مسکراتے ہوئے نظر آتے۔ اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے ہر مکتبہ فکر میں مقبول اور ہردلعزیز تھے۔ انہیں ہر پروگرام میں انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ کارکنان ختم نبوت کا بہت خیال رکھتے۔ ان کی حتی الوسع خدمت کرتے۔ کوئی بیمار ہو جاتا تو عیادت کرتے، سب کا حال احوال پوچھتے۔ نہایت مطمئن اور قانع انسان تھے۔ ہمارے ہاں دنیاوی تعلقات مفاد اور لالچ پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ عام مشاہدے کی بات ہے۔ اس کے برعکس چودھری صاحب نہایت مخلص اور بے غرض انسان تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا بے لوث انسان کبھی نہیں دیکھا۔

انہوں نے اپنی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ تحفظ ختم نبوت کی تمام سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ہر سال بلاناغہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کرتے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کا نہ صرف باقاعدگی سے مطالعہ کرتے بلکہ دوسرے حلقوں میں تقسیم بھی کرتے۔ چودھری نذیر احمد صاحب عمر بھر محنت کی کمائی سے گزر اوقات کرتے رہے۔ ایک عرصہ تک ننکانہ صاحب، بعد ازاں پھول نگر میں کاروبار کرتے رہے۔ ان کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا کہ اپنی کمائی کا ایک فیصد روزانہ تحفظ ختم نبوت کے لیے علیحدہ جمع کرتے پھر ایک ماہ بعد جماعت کے فنڈ میں جمع کروا دیتے۔ یاد رہے کہ یہ ان کا آخر تک معمول رہا۔

چودھری نذیر احمد صاحب ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے۔ یہ واقعہ انہی کی زبانی سنیے اور اپنے ایمان کو تروتازہ کیجیے، فرماتے ہیں:

”میری شادی کے چند ماہ بعد تحریک ختم نبوت 1953ء شروع ہوئی۔ میں تحریک میں بھرپور حصہ لینے کے لیے ننکانہ صاحب سے لاہور، مسجد وزیر خاں چلا گیا۔ یہاں روزانہ جلسہ ہوتا اور جلوس نکلتے۔ میں بھی ایک جلوس میں شامل تھا۔ فوج نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ چند احباب کے ہمراہ سرسری سماعت کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ میرا نمبر آخر میں تھا۔ میری باری پر قادیانی میجر نے کہا: معافی

مانگ لو کہ آئندہ تحریک میں حصہ نہیں لو گے تو ابھی بری کردوں گا۔ اس موقع پر مجھے پہلے شہید ختم نبوت حضرت حبیب بن زیدؓ یاد آئے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس لے کر گئے تاکہ اس کا دل حق کی طرف راہنمائی پالے۔ انہوں نے مطلوبہ مقام پر پہنچ کر خط مسیلمہ کذاب کے حوالے کردیا۔ مسیلمہ کذاب نے خط کھولا تو غرور وضلالت میں سیخ پا ہوگیا۔ اس نے حضرت حبیبؓ کا ایمان سلب کرنے کی ناکام کوشش کی اور پوچھا: کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیبؓ نے جواب دیا: ''ہاں! میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔'' جناب حبیب رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ کلمات نکلے تو رسوائی اور ناکامی کی زردی نے مسیلمہ کا چہرہ زرد کردیا اور اس نے پھر سوال کیا: کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے مضحکہ خیز انداز میں بڑا ایمان افروز جواب دیا: انا اصم لا اسمع، میں بہرہ ہوں۔ میرے کان تمہاری بات سننے سے انکاری ہیں۔ اس نے حضرت حبیبؓ سے تین دفعہ پوچھا اور تینوں دفعہ یہی جواب پایا۔ بالآخر وہ اللہ کی راہ میں شہید کردیئے گئے مگر زبان پر ختم نبوت زندہ باد کا ورد جاری تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے میجر کو کہا کہ آپ کی بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ ہو اور ایک امتی کی شفاعت کا ذریعہ ہو اور پھر وہ معافی مانگ لے؟ میجر نے کہا کہ سامنے لان میں چلے جاؤ۔ آدھا گھنٹہ اچھی طرح سوچ لو۔ میں لان میں بیٹھ گیا۔ پھر پیش کیا گیا تو میجر نے کہا کہ معافی مانگ لو۔ میں نے مسکراتے ہوئے میجر کو جواب دیا کہ شاید آپ کو اس مسئلہ کی اہمیت کا علم نہیں، آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ اس مسئلہ میں معافی کیا ہوتی ہے؟ اس پر میجر نے غصہ کی حالت میں میرے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا اور آٹھ ماہ قید بامشقت اور 500 روپے جرمانہ کا حکم دیا، جسے میں نے بخوشی قبول کرلیا۔ میرے نامۂ اعمال میں میری بخشش کے لیے یہی ایک نیکی کافی ہے۔''

اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور قیامت کے دن تحفظ ختم نبوت کے کام کے صدقے انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

''آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے''

☆☆..................☆☆

تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی کوششیں ناکام ہوں گی

موجودہ حکومت ماضی کی غلطیوں کو نہ دہرائے اور قادیانیوں کو نوازنے کا سلسلہ بند کیا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی راہنما مفتی خالد محمود، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا و دیگر راہنماؤں نے کہا ہے کہ: ''تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی بھی قسم کی ترمیم کی کوششیں ناکام ہوں گی اور ایسا کوئی بھی اقدام آئین پاکستان کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے، ہمارے بزرگوں نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے لئے ان گنت قربانیاں دی ہیں، ہم بھی کسی قسم کی ترمیم نہیں ہونے دیں گے۔ موجودہ حکومت ماضی سے سبق سیکھے اور گزشتہ غلطیوں کو نہ دہرائے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں مجوزہ ترمیم کی جو بازگشت سنائی دی رہی ہے یہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے، یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اور تحفظ ناموس رسالت اسلامی ریاست کے اولین فرائض میں سے ہے، لہٰذا وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور ان کی حکومت عوام کے تیسری بار دیئے گئے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہوئے ناموس رسالت کے قانون میں کوئی ترمیم نہ ہونے کی یقین دہانی کرائے ورنہ اسے ملک وملت سے غداری اور آئین سے انحراف سمجھا جائے گا۔ ''قانون کا غلط استعمال روکنے'' کی آڑ میں اس قانون کو ختم کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔''

علمائے کرام و مبلغینِ ختم نبوت نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ قادیانیوں نے کبھی ریاست پاکستان کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انگریز اور بھارت کی چاپلوسی کرتے ہوئے اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کی ہے، انگریز کی کاسہ لیسی ان کے عقائد میں شامل ہے اور اکھنڈ بھارت کا خواب پورا کرنا ان کے عزائم کا حصہ ہے، لہٰذا قادیانیوں کو نوازنے کا سلسلہ بند کیا جائے ورنہ پاکستان کے غیور عوام یہ کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی رحلت

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ جنوری ۲۰۱۷ء پاکستانی وقت کے مطابق ۹ بجے شب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے خادم خاص، محب و ممتاز شاگرد و خلیفہ مجاز، مظاہر العلوم سہارن پور کے فاضل، حضرت جی ثالث مولانا انعام الحسنؒ کے خادم وساتھی، ہزاروں مریدوں کے شیخ، مربی و مقتدیٰ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ اس دنیائے رنگ وبو میں ۸۱ بہاریں گزار کر راہی آخرت ہوگئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون، إن لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شيء عنده بأجل مسمى۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش

ملک عبدالحقؒ کے ہاں امرتسر ہندوستان میں ۱۹۳۶ء میں ہوئی۔ قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم گھر پہ ہوئی۔ ملک کی تقسیم کے بعد آپ کے والدین پاکستان میں فیصل آباد آکر کچھ عرصہ مقیم رہے، اس کے بعد مکۃ المکرمۃ کو مسکن بنایا۔ مکہ مکرمہ میں آپ کو قراءت کے لیے مدرسہ صولتیہ میں داخل کرایا گیا، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں مختلف اسکولوں میں بارہویں تک پڑھا، اچھے نمبروں سے امتحان پاس کیا۔ آپ کا ارادہ یورپ میں مزید عصری تعلیم حاصل کرنے کا تھا، آپ کے والد صاحب کے ایک دوست کے سمجھانے پر آپ کو ہندوستان بھیجا گیا، یہاں آپ نے تبلیغ میں ایک سال لگایا، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ سے بیعت کا تعلق قائم کیا۔ بیعت کی درخواست کے عنوان کے تحت آپ لکھتے ہیں:

”سہارنپور پہنچ کر اس سیاہ کار نے غالباً دوسرے ہی دن حضرت شیخ قدس سرہٗ سے تخلیہ میں وقت مانگا، حضرتؒ نے ہمیشہ کی شفقت کی بنا پر مغرب کے بعد کچے گھر آنے کے لیے فرمایا۔

اس تخلیہ کی تفصیل ذکر کرنے سے قبل ایک بات ضروری عرض کرنی ہے کہ چونکہ تقریباً آٹھ سال کی عمر میں (۱۹۵۴ء) میں یہ سیاہ کار مکہ مکرمہ والدین کے ساتھ آگیا تھا اور پھر اس وقت سے وہیں کی فضا میں رہتا ہوا اور وہیں کے مدارس عصریہ (اسکول) حکومیہ میں ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء تک پڑھا اور جیسے کہ عام طور پر جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں تصوف کے خلاف جذبات ہوتے ہی ہیں، یہاں بھی یہی حال تھا، ان جذبات سے اچھا خاصا متأثر تھا، مگر حضرت شیخ قدس سرہٗ اور پھر بعد میں حضرت جی مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کے آخری ایام میں تقریباً سات ماہ اور بقیہ ایام سال حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہنے سے اتنا تو ذہن صاف ہو چکا تھا کہ یہ حضرات اکابر ان صوفیوں میں سے نہیں ہیں جن کے خلاف مدرسے میں جذبات تھے کہ یہ صوفی عام طور پر دین کے نام پہ دنیا کماتے ہیں اور سیدھے سادے لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں، مگر پھر بھی چونکہ حجاز میں کچھ دینی لوگوں کا ساتھ بھی رہا تھا اور یہاں مدارس (اسکولز) میں بھی دینی مواد خوب پڑھائے جاتے ہیں اور وہ دینی اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں، ان کا ایک خاص مزاج ہے کہ ہر بات دلیل سے ہونی چاہیے، اس لیے جو وقت جماعت میں لگا ایک سال سے کچھ زائد، اس میں عام طور پر ساتھیوں میں (جو کہ پرانے ممتاز تبلیغی حضرات ہی ہوتے تھے) کبھی کبھی یہ بات نکل آتی کہ کیا بیعت کے بغیر کوئی شخص کمال تک نہیں پہنچ سکتا؟ تو عام طور پر یہی جواب ملتا کہ: ”بیعت کے بغیر کمال ناممکن ہے“ جس پر یہ سیاہ کار اپنی طبعی تیزی کی بنا پر جوش میں دلیل کا مطالبہ کرتا اور کئی اکابر سلف کا نام لیتا کہ انہوں نے کسی سے بیعت نہیں کی، وہ حضرات مختلف اسالیب سے مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے اور یقین دلاتے کہ علماء و بزرگوں کے پاس دلائل بھی ہیں، مگر یہ تو ہمارا ہمیشہ مشاہدہ ہے اور تاریخ بھی یہی بتاتی ہے، مگر یہ عاجز ضد کرتا کہ میں بغیر دلیل کے نہیں مانتا۔ اسی طرح کی بحثیں ہوتی رہتیں، اور یہ خلجان طبیعت میں بھی تھا، لہٰذا جب حضرت شیخ قدس سرہٗ نے تخلیہ کا وقت دیا تو اس سیاہ کار کے ذہن میں یہی تھا کہ اپنے کچھ اشکالات حضرت سے حل کرا کر بیعت ہو جاؤں گا، چونکہ بیعت کے بارے میں جب بھی کبھی سوچا تو کبھی بھی حضرت شیخ کے علاوہ کوئی اور ذہن میں نہ آیا تھا۔

جب تخلیہ میں وقت موعود پہ حاضر ہوا تو کچے گھر کے صحن میں حسب معمول حضرت شیخ چارپائی پہ ٹیک لگائے تشریف فرما تھے اور اس سیاہ کار کو کواڑ لگا کر پاس والے چبوترے پر بیٹھنے کے لیے فرمایا، اس عاجز نے ذرا سے سکوت کے بعد چھوٹتے ہی یہ سوال کیا کہ: حضرت! کیا بیعت کے بغیر کوئی کمال تک نہیں پہنچ

سکتا؟ حضرتؒ جو ٹیک لگائے ہوئے تھے، ٹیک چھوڑ کر بہت زور سے فرمایا: پہنچ سکتا ہے، کون کہتا ہے نہیں پہنچ سکتا؟ حضرتؒ کے اس زوردار اور بالکل خلاف توقع جواب سے وہ ساری عمارت ہی گر گئی..... اور پھر دوسرے ہی لمحے اس سیاہ کار نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرتؒ کا دست مبارک تھام لیا کہ پھر مجھے بیعت فرمالیں اور حضرت نے بھی بالکل بغیر کسی ادنیٰ تأمل کے اپنے دونوں ہاتھوں سے میرے ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ: ''ہاں! ضرور!'' اور پھر بہت ہی توجہ واہتمام اور شفقت سے فرمایا کہ:

''پیارے! ایک بات بہت غور سے سنو! اصل مقصد نہ تو یہ بیعت ہے، نہ اس راہ کے ذکر واذکار، اور نہ یہ مدارس اور نہ خانقاہیں اور کہیں تم ناراض نہ ہوجانا، نہ یہ تبلیغ میں وقت لگانا، بلکہ کوئی مفتی مجھ پر فتویٰ نہ لگادے، یہ نماز اصل ہے، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، یہ سب اصل مقصد نہیں ہیں..... پتہ ہے اصل کیا ہے؟'' اور پھر سکوت پر مجھے گلے لگاکر فرمایا کہ: ''بس اصل یہ ہے کہ بندہ خدا سے لپٹ جائے، اُسے راضی کرلے الخ۔''

اس کے بعد حضرت نے حسب معمول وہیں اسی بیٹھک میں اس سیاہ کار کو بیعت فرمایا اور معمولات کا پرچہ بھی مرحمت فرمایا کہ اس کے مطابق عمل کروں اور وقتاً فوقتاً حضرت کو احوال کے بارے میں خط کے ذریعہ مطلع کرتا رہوں۔

بیعت کے بعد پہلی حاضری: حج کے بعد والد صاحب مدظلہ العالی نے طے فرمایا کہ محرم میں حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب ایک چلہ کے لیے پاکستان تشریف لے جارہے ہیں اور پھر وہاں سے بمبئی (گجرات) میں وقت لگاتے ہوئے دہلی جائیں گے۔ تم بھی ان کے ساتھ ہی چلے جاؤ، ایک دو چلے جماعت میں لگ جاویں گے اور پھر حضرت شیخ کی خدمت میں چلے جانا اور رمضان شریف حضرت شیخ ہی کی خدمت میں گزار کر رمضان کے بعد لائلپور (فیصل آباد) آجانا۔ چونکہ شوال کے اخیر میں شادی فیصل آباد میں تایاجان کے گھر طے ہوچکی تھی کہ ادھر سے یہ سیاہ کار پہنچ جائے گا اور حجاز سے والد صاحب و چچاجان پہنچ جائیں گے، لہٰذا اسی کے مطابق حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب کے ساتھ روانگی ہوئی، پاکستان میں ایک چلہ لگایا اور پاکستان والوں نے پورے ملک میں گھمایا، پھر کراچی سے بمبئی آئے اور بمبئی وگجرات میں کچھ دن لگاکر دہلی پہنچے، وہاں شہر دہلی اور میوات کے علاقہ میں کچھ دن لگاکر اور تقریباً دو چلوں کے بعد مجھے حضرت مولانا سعید احمد نے حضرت شیخ قدس سرہٗ کے ہاں چھوڑ دیا۔ حضرتؒ بہت خوش ہوئے اور بہت ہی شفقت فرمائی۔ تقریباً ایک ہفتہ قیام کے بعد بارہ تسبیح اوپر تصنیف کے وقت میں بلاکر بذات خود تلقین فرمایا اور پھر کچھ مدت تقریباً ایک ماہ یہ سیاہ کار چاشت کے وقت حضرت کے ہاں اوپر جاکر ذکر کیا کرتا اور حضرت کے سبق بخاری شریف میں بھی پورے اہتمام سے حضرت کے حکم سے شرکت کیا کرتا اور حضرت ہی کے حکم سے طحاوی شریف کے سبق میں بھی پابندی سے شریک ہوتا تھا جو کہ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ کے پاس تھا، اس کے علاوہ حضرت نے ''فضائل صدقات'' حصہ دوم کو بھی بار بار بہت اہتمام سے پڑھنے کے لیے فرمایا۔ تقریباً ایک ماہ بعد پتہ چلا کہ ذکر جہری تہجد کے وقت کرنا زیادہ بہتر ومؤثر ہے تو حضرتؒ سے اس بارے میں عرض کیا تو حضرتؒ نے اسے بہت پسند فرمایا، لہٰذا اس سیاہ کار نے اس وقت سے تہجد کے بعد فجر سے قبل ذکر شروع کردیا اور رمضان شریف تک یہی معمول رہا۔

خلافت واجازت: اسی رمضان میں حضرت قدس سرہٗ نے اجازت بیعت سے نوازا۔ اجازت کے بعد ایک کیفیت یہ طاری ہوئی کہ مجھے علم دین بھی سیکھنا چاہیے، لہٰذا حضرتؒ سے شوال میں اس کے بارے میں عرض کیا، حضرتؒ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور حضرت مولانا محمد عاقل صاحب دونوں سے فرمایا کہ: میرا امتحان لیں اور استعداد دیکھ کر طے فرمادیں کہ آئندہ کیا کیا کتابیں پڑھوں، لہٰذا انہوں نے تقریباً آدھ گھنٹہ میرا امتحان لیا اور یہ تجویز فرمایا کہ: فی الحال تو مکہ مکرمہ واپس جاکر ایک سال تک کنز الدقائق اور الفیہ ابن مالک اور صرف کی ایک دو کوئی ابتدائی کتابیں پڑھ لوں، پھر شعبان ہی میں سہارنپور آجاؤں۔

شعبان ۱۳۹۶ھ میں یہ سیاہ کار سہارنپور پہنچ گیا، وہاں حضرت مولانا یونس صاحب مدظلہ کی تجویز سے مولانا عبداللہ دہلوی سے ہدایہ اولین پڑھی اور خود حضرت مولانا یونس صاحب مدظلہٗ (حال شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور) سے مشکوٰۃ پڑھنی شروع کی۔ مشکوٰۃ کا سبق شعبان، رمضان اور شوال میں بھی جاری رہا، بلکہ غالباً ذوالقعدہ کے آخر میں جاکر مشکوٰۃ کی اجازت صرف حضرت مولانا یونس صاحب نے مرحمت فرمائی، اس سبق میں یہ سیاہ کار تنہا ہی ہوتا تھا۔ اور شوال ۱۳۹۷ھ میں حسب قواعد باضابطہ دورہ حدیث میں جامعہ مظاہر علوم میں داخلہ لے لیا۔ قیام دار قدیم میں دفتر کے ساتھ والے کمرہ میں تھا اور کھانا سب اوقات کا حضرت شیخ قدس سرہٗ کے ہاں ہوتا تھا۔ اسال حضرت شیخ قدس سرہٗ نے بخاری شریف کا صرف حصہ اول ہی پڑھایا اور دوسرا حصہ حضرت مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہ (حال ناظم مظاہر علوم سہارنپور) نے پڑھایا اور یہی حضرت شیخ قدس سرہٗ کا مظاہر علوم تدریس حدیث شریف کا آخری سال ہے۔ طحاوی حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب قدس سرہٗ (ناظم صاحب) کے ہاں ہوئی اور ترمذی حضرت مفتی

مظفر حسین صاحب کے ہاں اور ابوداؤد حضرت مولانا محمد عاقل صاحب کے ہاں اور بقیہ تمام کتب حدیث (مسلم، نسائی، ابن ماجہ، مؤطا مالک، مؤطا محمد) سب حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدظلہ العالی کے ہاں ہوئیں اور الحمد للہ! اس سال مظاہر کے دورہ میں اول آیا۔ ۱۳۶۸ھ کا رمضان بھی حضرت کی خدمت میں ہی کیا اور پھر اس کے بعد کے سارے ہی رمضان الحمد للہ حضرت ہی کی خدمت میں کرنے کی توفیق ہوئی، پھر مکہ مکرمہ واپسی ہوگئی۔ (حضرت شیخ الحدیثؒ اور ان کے خلفائے کرام، ج:۲، ص:۲۰۴-۲۱۰)

....

تدریس اور حضرت کی کتب کی طباعت: ’’حضرت کے حکم سے ایک گھنٹہ کا سبق (مشکوٰۃ شریف) مدرسہ صولتیہ میں شروع کیا، پھر سال ختم ہونے سے قبل ہی ’’اوجز‘‘ کی طباعت کے سلسلہ میں مصر جانا پڑا، اور پھر کئی سال اوجز، بذل، لامع وغیرہ کتب شروح کی نشر (واشاعت) کے ذیل میں لگ گئے۔

حتی الوسع حضرت قدس سرہٗ کی وفات تک حضرت کی صحبت ورفاقت بھی میسر آئی۔ اس دوران مختلف اوقات میں مختلف ملکوں میں تبلیغی اجتماعات وجماعتوں میں تھوڑے تھوڑے وقت کے لیے جانے کی فرصت بھی ملتی رہی، مگر حضرت شیخ قدس سرہٗ کی حیات کے آخری تین چار سال میں تو حضرت کی صحبت وخدمت کی وجہ سے بالکل ہی کہیں جانا نہ ہوسکا۔

حضرت قدس سرہٗ کی وفات کے بعد ۱۴۰۳ھ کے شروع سے پھر الحمد للہ مدرسہ صولتیہ میں مشکوٰۃ شریف کا سبق شروع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حدیث شریف کی خدمت میں تاعمر لگائے رکھے، آمین۔ اس دوران حضرت کے حکم سے رسالہ ’’شریعت وطریقت کا تلازم‘‘ کی تعریب بھی کی۔‘‘ (حضرت شیخ الحدیثؒ اور ان کے خلفائے کرام، ج:۲، ص:۲۱۰-۲۱۱)

ایک بار شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادے پیر طریقت حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں حضرت شیخ کے اجل خلفاء: حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی اور حضرت مولانا مختار الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے تو جامعہ کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے ان حضرات کے لیے خیر مقدمی کلمات اور شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: ’’حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم نے اپنے والد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کردی۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ جب کراچی تشریف لاتے تو محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ سے ضرور ملنے آتے اور حضرت بنوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد بھی جامعہ تشریف لاتے۔ وہیل چیئر پر بیٹھے حضرت بنوری رحمہ اللہ کی قبر پر تشریف لاکر ایصال ثواب کرتے اور پھر واپس تشریف لے جاتے۔ ان اکابر کی یہاں تشریف آوری پر وہ پورا منظر میری آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ آج حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے صاحبزادہ اپنے رفقاء اور شیوخ کے ساتھ ہمارے درمیان موجود ہیں، یہ ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔‘‘

اس موقع پر حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب نے چند مختصر مگر پُراثر نصائح بھی فرمائیں، فرمایا:

’’۱:.....تصوف کی مخالفت نہ کریں۔ ہمارے بڑے بڑے بزرگ سب صوفی تھے۔

۲:.....تبلیغ بطرز حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ کی جائے اور اس کام میں علماء کو آگے لایا جائے۔

۳:.....حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے ساری خانقاہیں سنبھالیں۔‘‘

اس پر حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دعا کرائی اور یہ روحانی مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

راقم الحروف نے اس مناسبت سے شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ کا اداریہ ’’علم، عمل اور احسان..... لازم وملزوم‘‘ کے عنوان سے لکھا، جسے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے بے حد پسند کیا اور اس اداریہ کو کتابی شکل میں شائع بھی کرایا۔ اس کے بعد ایک موقع پر آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے چند کتابچے اپنے ہاتھ سے عطا فرمائے اور فرمایا کہ: ہم نے آپ کی اجازت کے بغیر اُسے شائع کردیا ہے، اس لیے کہ ہمیں یہ بہت پسند آگیا تھا۔ بندے نے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے عرض کیا: حضرت! کوئی بات نہیں، یہ میرے لیے سعادت ہے۔ بہرحال حضرت رحمہ اللہ اکثر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن تشریف لایا کرتے تھے اور کئی بار جامعہ کی مسجد میں اساتذہ اور طلبہ سے خطاب بھی فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی قدس سرہٗ کی کوشش تھی کہ یہ خانقاہی نظام دوبارہ فعال ہوجائے، اس کے لیے آپ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے علاوہ جنوبی افریقہ اور کئی دوسرے ممالک کے اسفار فرمایا کرتے تھے اور وہاں کے علمائے کرام اور عوام الناس کو اس خانقاہی نظام سے جڑنے کی ترغیب اور تاکید کیا کرتے تھے۔

آپ افریقہ کے سفر پر تھے کہ طبیعت ناساز ہونے پر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا، وہاں علاج

معالجہ کی کوشش کی گئی، اسی اثناء میں آپ اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ جنوبی افریقہ سے آپ کی میت کو مدینہ منورہ لایا گیا، مسجد نبوی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اس موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے صاحبزادہ شیخ طریقت حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی دامت برکاتہم نے حضرتؒ کے صاحبزادگان سے تعزیت کرتے ہوئے جو تعزیت نامہ تحریر فرمایا، اس سے بھی حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نور اللہ مرقدہ کا حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ سے جو قرب وانس اور محبت کا تعلق تھا اس پر روشنی پڑتی ہے، آپ نے تحریر فرمایا:

''محترم ومکرم صاحبزادگان واہل خانہ

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکیؒ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے عزیز، میرے بھائی، میرے محسن اور میرے مرشد اور والد صاحب کے عزیز ترین اور قریب ترین، محب وممتاز شاگرد اور خلیفہ محترم جناب مولانا عبدالحفیظ مکی کے سفر آخرت پر روانہ ہونے کی اطلاع سن کر حواس گم ہو کر رہ گئے، سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا ہو گیا؟ کیسے ہو گیا؟ مگر قضاء وقدرت کے فیصلوں کے سامنے انسان اور اس کی کاوشیں کچھ حیثیت نہیں رکھتیں، جو ازل سے مقدر ہے وہی ہو کر رہتا ہے، للہ ما أعطی وللہ ما أخذ ولکل أجل مسمّی، فلتصبر ولتحتسب، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، ثم إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

مولانا کی تعزیت میں کس سے کروں؟ میں خود مستحق تعزیت ہوں، میرا ان کا تعلق گھر کے آدمیوں سے زیادہ، ان کی مجھ سے نسبت موجودہ سب نسبتوں سے قوی اور ان کے ساتھ معاملات گھر کے لوگوں سے بڑھ کر ہی تھے۔ ان کی خوبیوں کا، کمالات کا، قربانیوں کا، دینی، ملی حمیت اور اس کے لیے ہر وقت سینہ سپر رہنے اور ہر مشکل سے مشکل منزل کو بلا جھجک پار کرنے کا ان کا حوصلہ ایسا زبردست اور غیر معمولی تھا، جس کا حضرت والد صاحب اور مولانا عبدالحفیظ کے چھوٹے بڑے حضرت شیخ کے خلفاء اور وابستگان ہوں یا دوسرے سب ہی معترف اور نہایت قدرداں تھے۔ ایسے بلند حوصلہ، کشادہ دوست، عالی مرتبت اور بلند روحانیت والے افراد ہر دور میں بہت کم رہے ہیں۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب ہندو پاکستان اور بنگلہ دیش نہیں بلکہ اور بھی متعدد ملکوں اور بیسیوں دینی، ملی تحریکات کے لیے ایک بہت بڑا سہارا، بہت بڑے مددگار اور وقایہ تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کا اپنے شایانِ شان بھرپور اجر عظیم عطا فرمائے، ان کو جنت الفردوس کی دائمی نعمتیں نصیب کرے، ان کے وارثوں، پس ماندگان، وابستگان کو ان کے محاسن وکمالات کا وارث بنائے، اور مولانا کے تمام اہل خانہ، بچوں، بھائیوں، اقارب، متعلقین اور علمی روحانی وابستگی رکھنے والوں کو اجر وصبر اور اس بڑے، بہت بڑے حادثے کو برداشت کرنے کی توفیق سے نوازے۔

میری جانب سے، میری اہلیہ کی طرف سے سب پس ماندگان، اعزاء واقارب سے تعزیت مسنونہ اور مضمون واحد عرض کردیں، پیش کردیں، ہم دونوں آپ کے سب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ افسوس ہے اپنی بیماری اور مسلسل مجبوری کی وجہ سے خود وہاں پہنچ کر تعزیت سے معذور ہیں، اس کی معذرت۔

والسلام مع الاحترامات

ملول ومحزون اور شریک غم

(مولانا) محمد طلحہ کاندھلوی

سرپرست مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، آپ کے ساتھ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان، معتقدین، متوسلین اور تمام مریدین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے، آمین۔ ☆☆☆

بقیہ: مذہبی وسیاسی جماعتیں میدان میں آگئیں

کا اعتراف مسلمانوں سمیت غیر مسلمانوں نے بھی کیا ہے جب کہ دیگر ممالک میں ایسا ہی تحفظ ان کے حکمرانوں تک کو حاصل ہے۔ ملکہ برطانیہ کے تقدس کو باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے تحفظ دیا گیا ہے۔ ایسا ہی تحفظ یہودیوں کے ہولوکاسٹ کو بھی حاصل ہے جس میں یہودی جذبات کا احترام نہ کرنے والوں اور ایک تاریخی واقعے کے بارے میں مطلوبہ اظہار نہ کرنے کو سنگین سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے اور یہ سزا فرانس، جرمنی، ہنگری، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ سمیت دنیا کے بیشتر ممالک میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں ہر ملک میں چند انسانوں کے بنائے ہوئے دستور کی مخالفت کرنے والے شخص کو ریاست کا باغی قرار دے کر آج کی ریاست اسے موت کی سزا دیتی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہو سکتا ہے تو پھر کائنات کی سب سے عظیم، مقدس اور محترم ہستی کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والے کے لئے سزا موت کے قانون سے مغربی قوتوں، سیکولرز اور لبرلز طبقات کے پیٹ میں مروڑ کیوں اٹھتے ہیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴ فروری ۲۰۱۷ء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاشی حالات!

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

(آخری قسط)

حضور ﷺ کی معاشی زندگی کے پانچ ادوار:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱:...پہلا دور آپ کی پیدائش سے لے کر آٹھ سال کی عمر یعنی جناب عبدالمطلب کی وفات تک۔

۲:...دوسرا آٹھ سال کی عمر سے لے کر پچیس سال کی عمر تک۔

۳:...تیسرا دور پچیس سال کی عمر یعنی حضرت خدیجہؓ سے نکاح فرمانے کے وقت سے لے کر نبوت ملنے تک۔

۴:...چوتھا دور وقت بعثت (چالیس سال کی عمر) سے لے کر ہجرت مدینہ تک۔

۵:...پانچواں دور ہجرت سے لے کر دنیا سے پردہ فرمانے تک۔

اب ان پانچ ادوار کو نمبروار تفصیل سے لکھا جاتا ہے:

حضور اکرم ﷺ کی معاشی زندگی کا پہلا دور:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی ہوگیا تھا، پھر عمر مبارک کے چوتھے یا پانچویں سال اور بقول بعض تیسرے سال تک آپ کی پرورش حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے کی اور اس کے بعد چھ سال کی عمر تک آپ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش شفقت میں پرورش پاتے رہے جب چھ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ مقام ابواء میں انتقال کرگئیں تو اُم ایمن نے آپ ﷺ کو لاکر آپ کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کردیا اور آپ ﷺ دو سال تک اپنے دادا کی پرورش میں رہے۔ حضرت عبدالمطلب اپنے اس مبارک پوتے سرور کائنات، سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اولاد سے بھی زیادہ شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے تھے، روایت میں ہے کہ:

"عبدالمطلب جب مسجد حرام میں حاضر ہوتے تو خانہ کعبہ کے سایہ میں آپ کے لئے ایک خاص فرش بچھایا جاتا، کسی کی مجال نہ تھی کہ اس پر قدم رکھ سکے، حتی کہ عبدالمطلب کی اولاد بھی اس فرش کے اردگرد حاشیہ اور کنارے پر بیٹھتی، مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تو بے تکلف مسند پر بیٹھ جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ کو مسند سے ہٹانا چاہتے مگر عبدالمطلب کمال شفقت سے یہ فرماتے کہ میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو، خدا کی قسم! اس کی شان ہی کچھ نئی ہوگی، پھر بلاکر اپنے قریب بٹھلاتے اور آپ کو دیکھتے اور مسرور ہوتے۔"

(سیرت المصطفیٰ، ج:۱، ص:۸۶)

اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال یا ایک قول کے مطابق آٹھ سال اور دو مہینے ہوئی تو حضرت عبدالمطلب بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور وفات سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کے سگے بھائی تھے، کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کی وصیت کرگئے۔

حضور اکرم ﷺ کی معاشی زندگی کا دوسرا دور:

حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد ابوطالب نے اپنے والد کی وصیت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش شروع کردی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت آٹھ سال کے لگ بھگ تھی، جناب ابوطالب کثیر العیال اور قلیل المال آدمی تھے، اُن کی تنگ دستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک موقع پر اُن کی معاشی پریشانی کم کرنے کے لئے اُن کے بھائی حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے اُن کے بیٹے حضرت جعفرؓ کو اپنے ساتھ ملالیا اور ان کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی ذمہ داری اپنے سر لے لی، تاکہ ابوطالب کی پریشانی کا کچھ مداوا ہوسکے۔

ابوطالب دوسروں کا مال مختلف میلوں میں لے جاکر فروخت کرتے تھے، لیکن گھر میں فقر کی حالت ہی غالب رہتی تھی۔

"کان ابو طالب لا مال له.... واذا أكل عيال ابى طالب جميعاً او فرادى لم يشبعوا و اذا اكل معهم رسول الله صلى الله عليه وسلم شبعوا۔"

(جامع الآثار، ج:۳، ص:۲۸۸)

ترجمہ: "ابوطالب غریب آدمی تھے... (اور تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ) جب ان کے اہل و

عیال کھانا کھاتے تھے تو پیٹ بھر کے کھانا اُن کو نصیب نہیں ہوتا تھا، چاہے وہ سب مل کے کھاتے یا الگ الگ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ کھاتے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ تھوڑا کھانا بھی کافی ہوجاتا تھا اور) وہ سب سیر ہوکر کھالیتے تھے۔“

اور اسی زمانے میں چونکہ آپ کے چچا ابو طالب کے فقر کی حالت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھکی چھپی نہیں تھی، اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا کا ہاتھ بٹانے کی خاطر اجرت پر بکریاں چرانا شروع کردیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرانے ہی کا کام کیوں شروع کیا؟ اس کے دو سبب ہیں:

۱:... ایک ظاہری سبب ہے اور وہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچپن میں اپنے رضاعی بھائیوں یعنی حضرت حلیمہ سعدیہ کے بچوں کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھتے رہے تھے اور خود بھی ان کے ساتھ بکریاں چراتے وقت جنگل تشریف لے جاتے رہے تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام سے مانوس اور واقف تھے، اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی پہلی معاشی سرگرمی کے لئے اسی کام کا انتخاب فرمایا۔

۲:... دوسرا سبب حقیقی اور تکوینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور تھی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بکریاں چرواکر اُن کو امت کی راہنمائی کے لئے تیار کیا جائے۔

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا بکریاں چرانا اُمت کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا، اس لئے کہ جس طرح بکریوں کو دوسروں کی فصل وغیرہ خراب کرنے سے روکنا پڑتا ہے اور بھیڑیوں اور درندوں سے ان کی حفاظت کرنی پڑتی ہے، بالکل اسی طرح کا معاملہ انبیاء کرام کو امت کے افراد کے ساتھ کرنا پڑتا ہے کہ انہیں ہلاکت خیز اعمال سے روکنا پڑتا ہے اور نفس وشیطان کے حملوں سے خبردار کرنا پڑتا ہے، اور اسی تربیت کی خاطر تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے بکریاں چرانے کا کام کیا۔

وہ روایات جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکریاں چرائیں، یہ ہیں:

۱:... ”عن جابر بن عبداللہؓ قال: کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نجتنی الکباث فقال: علیکم بالاسود منہ فانہ اطیبہ، قلنا: وکنت ترعی الغنم؟ قال وھل من نبی الا وقد رعاھا۔“
(جامع الآثار، ج:۳، ص:۲۸۹)

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیلو (ایک درخت ہے: راقم) کے پھل چُن رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان میں سے جو سیاہ ہیں، وہ جمع کرو، اس لئے کہ وہ زیادہ اچھے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں“ تو ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چراتے تھے؟ (جس سے آپ کو یہ بات معلوم ہوئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا:

”انی کنت آکلہ زمن کنت ارعی“... کہ جس زمانے میں، میں بکریاں چراتا تھا، اس زمانے میں، میں یہ پھل کھایا کرتا تھا...

۲:... ”عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: مابعث اللّٰہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ: وانت؟ فقال: نعم! کنت ارعاھا علیٰ قراریط لاھل مکۃ۔“ (بخاری، کتاب الاجارۃ، باب رعی الغنم علی قراریط)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء کرام مبعوث فرمائے، ان سب نے بکریاں چرائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اور آپ نے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہاں! میں اہل مکہ کے لئے چند قیراط کے عوض بکریاں چرایا کرتا تھا۔“

اس حدیث میں جو لفظ ”قراریط“ آیا ہے، اس کے بارے میں اکثر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ ”قیراط“ کی جمع ہے جو درہم یا دینار کے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ آپ نے چند قیراط اُجرت لے کر اہل مکہ کی بکریاں چرائیں، لیکن علامہ ابن الجوزیؒ نے یہ خیال کرکے کہ اُجرت لے کر بکریاں چرانا ایک نبی کے شایان شان نہیں، اپنی کتاب ”الوفاء باحوال المصطفیٰ“ میں یہ قول اختیار کیا کہ ”قراریط“ قیراط کی جمع نہیں بلکہ یہ ایک مقام کا نام ہے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے، علماء کرام نے اُن کے اس قول کی تردید مختلف دلائل سے کی ہے اور مذکورہ روایت میں ایک دلچسپ نکتہ بھی بیان کیا ہے کہ امام بخاریؒ اس حدیث کو ”کتاب الاجارۃ“ میں لے کر آئے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ قراریط، قیراط کی جمع ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اجیر اہل مکہ کی بکریاں چرائیں، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اکثر

(باقی صفحہ۲۷پر)

درسِ قرآن کریم

تین شبہات کے جوابات

شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۰۱۵ء کے موقع پر دیا گیا درس قرآن کریم عوام وخواص کے فائدہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن کریم کی آیت بالا تلاوت فرمائی:

”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔“ (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔“

بائیسویں پارہ کی یہ آیت مبارکہ ہے، اس میں ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے باپ نہیں، اس بات پر سوال ہوسکتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم کے باپ ہیں، آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں تو یہ کیسے کہا گیا کہ آپ کسی کے باپ نہیں، اللہ رب العزت نے اس کا جواب دیا: ”مِنْ رِّجَالِکُمْ“ رجال رجل کی جمع ہے اور رجل کہتے ہیں: بالغ مرد کو تو مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور آپ کے چاروں صاحبزادے بچپن میں فوت ہوگئے، اگر کوئی بیٹا زندہ رہتا تو شاید وہ نبی ہوتا چونکہ آپ کے بعد کسی نئے نبی نے آنا نہیں تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاروں بیٹوں کو بچپن میں وفات دے دی۔

تین شبہات کے جوابات:

جب آپ کے باپ ہونے کی نفی کی گئی تو اس سے تین شبہات پیدا ہوئے، ایک شبہ یہ کہ نبی امت کا باپ ہوتا ہے، لہٰذا نبوت کو ابوت لازم ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بالغ مرد کے باپ نہیں تو نبی بھی نہیں، کیونکہ ابوت کی نفی کو لازم ہے نبوت کی نفی، علماء کہا کرتے ہیں: ”اذا انتفی اللازم انتفی الملزوم“ جب لازم کی نفی ہو تو ملزوم کی بھی نفی ہوجاتی ہے جیسے طلوع شمس کو لازم ہے دن کا ہونا جب دن نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سورج بھی طلوع نہیں ہوا، ایسے ہی جب آپ سے ابوت کی نفی کی گئی تو اس سے نبوت کی بھی نفی ہوجاتی ہے دوسرا شبہ یہ ہے کہ ابوت اور شفقت لازم وملزوم ہیں جب آپ باپ نہیں تو ابوت والی شفقت نہ ہوگی، تیسرا شبہ یہ کہ جب آپ باپ نہیں تو آپ معاذ اللہ! ابتر یعنی مقطوع النسل ہوئے جیسا کہ کفار آپ کو یہی طعنہ دیا کرتے تھے، اللہ جل شانہ نے ان شبہات کے جواب میں فرمایا: ”وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں، عربی لغت کے اعتبار سے لٰکن پچھلے کلام سے پیدا ہونے والے شبہ کے جواب کے لئے بولا جاتا ہے۔ ”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ“ سے یہ تین شبہات پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ”وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ سے ان کا جواب دیا ہے، جواب کیسے ہوا؟ جب فرمایا: آپ اللہ کے رسول ہیں تو اس سے بات واضح ہوگئی کہ ”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ“ میں نفی ابوت جسمانی کی ہے ابوت روحانی کی نفی نہیں، لہٰذا آپ روحانی رشتہ روحانی نسبت اور روحانی نسب کے اعتبار سے امت کے باپ بھی ہیں اور نبی بھی ہیں اور یہ بات عیاں ہے کہ روحانی باپ میں شفقت جسمانی باپ سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے رہا تیسرا شبہ کہ آپ مقطوع النسل ہیں، اس کے جواب کے لئے فرمایا: ”وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آسکتا ہے نہ آئے گا، اب قیامت قائم ہونے تک آپ کی نبوت قائم رہے گی، آپ کی نبوت ہی چلے گی، یہ بات تو خاتم النبیین کے لفظ سے صراحتاً سمجھ میں آرہی ہے۔ اس میں ایک اور بات کی طرف بھی واضح اشارہ موجود ہے، وہ یہ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو یہ ظاہر بات ہے کہ قیامت تک کائنات کے ہر انسان کے لئے ضرورت ہے دینی رہبری کی، جب کوئی نیا نبی آنا نہیں تو کائنات کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے بے شمار ان گنت انسانوں کی رہبری اور راہنمائی کی کیا صورت ہوگی؟ اور رہبری کون کرے گا؟ تو ماننا پڑے گا کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت زمانہ کے اعتبار سے لامحدود ہے اسی طرح مکان کے اعتبار سے لامحدود ہے، آپ کی نبوت زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے، پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتیں زمان ومکان کے اعتبار سے محدود تھیں وہ مخصوص قوم مخصوص علاقہ کے لئے محدود زمانہ تک نبی بن کر مبعوث ہوتے تھے لیکن امام الانبیاء سید الانبیاء، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ مشرق میں آپ کی نبوت، مغرب میں آپ کی نبوت، شمال میں آپ کی نبوت، جنوب میں آپ کی نبوت، ساتوں زمینوں میں آپ کی نبوت،

ساتوں آسمانوں میں آپ کی نبوت، آسمان وزمین کی فضاؤں میں آپ کی نبوت، آقائے نامدار تاجدار مدینہ امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ اتنا وسیع ہے جتنی رب تعالیٰ کی کائنات وسیع ہے جہاں جہاں رب العالمین کی ربوبیت ہے، وہاں وہاں رحمۃ للعالمین کی نبوت ہے، نہ رب العالمین کے دائرہ ربوبیت سے کوئی باہر ہے نہ ہی رحمۃ للعالمین کے دائرہ نبوت سے کوئی باہر ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تیسرے امیر مجاہد ملت متکلم الاسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان ترقی کرتا کرتا چاند پر پہنچ جائے اور چاند پر پہنچ کر بسیرا کرلے تو ان شاء اللہ العزیز تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور کارکن بھی وہاں پہنچ کر تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کرکے وہاں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ ’’وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ‘‘ کے الفاظ میں تینوں شبہات کا جواب آگیا کہ آپ کسی بالغ مرد کے جسمانی باپ نہیں، لیکن رسول اللہ ہونے کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے باپ بھی ہیں اور رسول بھی اور آپ میں روحانی باپ ہونے کے اعتبار سے جسمانی باپ سے شفقت بھی زیادہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے کے لحاظ سے ابتر نہیں بلکہ پوری کائنات میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مومنین کے روحانی باپ ہیں اور ابوالمومنین ہیں اور تمام مومنین آپ کی اولاد ہیں۔

خاتم النبیین کا معنی:

خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ نبیوں کے سلسلہ میں آخری نبی، جب آپ آخری نبی ہیں تو آپ پر سلسلۂ نبوت ختم ہوگیا، اب آپ کے بعد نہ کوئی تشریعی نبی آسکتا ہے اور نہ غیر تشریعی نہ اصلی اور نہ ظلی بروزی کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ احادیث مبارکہ میں خاتم النبیین کا یہی معنی بتایا اور سمجھایا گیا ہے:

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے ابن ماجہ میں حدیث ہے: ’’انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم‘‘ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور تم امتوں میں آخری امت ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث ہے: ’’انا اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث‘‘ میں ساری مخلوق میں فیصلہ نبوت کے لحاظ سے اول ہوں اور بعثت کے لحاظ سے آخری ہوں۔

حضرت انسؓ سے ترمذی شریف میں حدیث ہے: ’’ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی‘‘ میری بعثت کے بعد نئی رسالت اور نئی نبوت منقطع ہوگئی، اب میرے بعد نہ کوئی نیا رسول آئے گا نہ نیا نبی آئے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث ہے: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے انتہائی خوبصورت محل بنایا، مگر اس کے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے لوگ آتے ہیں محل کو دیکھتے ہیں، اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں: ’’ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ‘‘ اس کونہ میں اینٹ کیوں نہیں رکھ دی گئی (یعنی محل بے مثال ہے، کاش اس جگہ بھی ایک اینٹ لگادی جاتی، اسی طرح مختلف انبیاء کے ذریعے قصر نبوت تعمیر ہوتا رہا، صرف ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی تھی) فرمایا: ’’فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین‘‘ میں وہ آخری اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں، لہٰذا آپ کی آمد سے قصر نبوت مکمل ہوگیا، متکلم الاسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ یہ حدیث بیان کرکے فرمایا کرتے تھے کہ ایک محل بنتا رہتا ہے، بنتا رہتا ہے اور جب وہ مکمل ہو جاتا ہے تو جو اینٹ روڑے پڑے رہ جاتے ہیں وہ اٹھا کر باہر پھینک دیئے جاتے ہیں، ان کو محل پر فٹ نہیں کیا جاتا اور نہ وہ فٹ ہوسکتے ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قصر نبوت مکمل ہوگیا، اب اگر کوئی اس میں فٹ ہونے کی کوشش کرے گا تو اینٹ پتھر کی طرح اس کو اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے گا اور قصر نبوت میں اس کو فٹ نہیں ہونے دیا جائے گا اور نہ وہ فٹ ہوسکتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ جب محل مکمل ہوجاتا ہے تو اس کے بعد اگر اس پر اینٹ پتھر لگائے جائیں تو وہ اس کی زیبائش اور خوبصورتی کو ختم کرکے اس کو عیب ناک اور بدصورت بنادیتے ہیں، اسی طرح عالی شان قصر نبوت اپنی تمام تر خوبیوں اور خوبصورتی کے ساتھ مکمل ہوچکا اب اگر اس میں کوئی فٹ ہونے کی کوشش کرے گا تو یہ قصر نبوت کو داغ دار اور عیب ناک بنانے کی کوشش ہوگی، تمام مسلمان ختم نبوت کا تحفظ کرکے قصر نبوت کی عظمت اور اس کے جاہ وجلال کی حفاظت کررہے ہیں اور ان شاء اللہ! قیامت تک تحفظ کرتے رہیں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’انی آخر الانبیاء ومسجدی آخر مساجد الانبیاء‘‘

(مسلم ج:۱، ص:۴۴۶)

ترجمہ: ’’میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔‘‘

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوگیا کہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ اللہ کے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا سچا نبی نہیں آسکتا۔

(جاری ہے)

ناموس رسالت قانون کے تحفظ کے لئے

مذہبی وسیاسی جماعتیں میدان میں آگئیں

۲۹۵-سی کے قانون میں ترمیم، اندراج مقدمہ کے طریقہ کار میں تبدیلی اور سزا میں کمی کی خبر سے تشویش

لبرل، سیکولر اور مغربی طاقتیں قانون تحفظ ناموس رسالت کو مشکوک بنانے کے لئے کوشاں، قانون کے غلط استعمال کا پروپیگنڈا کرکے ترمیم کا مطالبہ کررہی ہیں

ملکہ برطانیہ کی توہین، یہودیوں کے ہولوکاسٹ اور کسی بھی ملک کے دستور کے انکار تک پر سنگین سزائیں ہیں

عابد محمود عزام

آئین پاکستان میں سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کے لئے توہین رسالت ایکٹ ۲۹۵-سی کے تحت سزائے موت کا قانون موجود ہے، جو کبھی مغربی قوتوں، سیکولر اور لادین طبقے کے لئے قابل قبول نہیں رہا اور وہ ہمیشہ سے مختلف بہانوں سے اس قانون میں ترمیم کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ توہین رسالت تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت باقاعدہ بننے والے قانون کی رو سے کسی بھی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرنا سزائے موت کو لازم کردیتا ہے۔ دفعہ ۲۹۵-سی کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے: ''پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ استعمال کرنا: ''جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا نقوش کے ذریعے یا کسی تہمت، کنایہ یا درپردہ تعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی توہین کرے گا تو اسے موت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔'' ۲۰۰۹ء میں ننکانہ صاحب کے نواحی گاؤں اٹانوالی میں آسیہ مسیح نے نعوذباللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخانہ الفاظ کہے، اس پر مقدمہ درج ہوا، مقامی عدالت میں آسیہ مسیح نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اس سے گستاخانہ الفاظ کا ارتکاب ہوا۔ آسیہ مسیح کو سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں بھی اقرار جرم کرنے پر سزائے موت سنائی گئی۔ عیسائیوں کے پوپ عالمی پیشوا دلچسپی لیتے ہوئے مسلسل اس کیس کی پیروی کررہے ہیں اور حکومت پر پریشر ڈالا جارہا ہے کہ آسیہ مسیح کو رہا کیا جائے یا اسے امریکہ فرار کروایا جائے۔ لبرل، سیکولر اور مغربی طاقتیں قانون توہین رسالت کو مشکوک بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور اس قانون کے غلط استعمال کا پروپیگنڈا کرتے ہوئے اس میں ترمیم کا مطالبہ کررہی ہیں۔

پاکستان بھر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے قانون ناموس رسالت میں ترمیم کے حوالے سے ہونے والی باتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس قانون کے تحفظ کا عہد کیا ہے اور یکم فروری کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس میں ناموس رسالت قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لینے کے لئے حکومت کو ڈیڈ لائن دے دی گئی ہے اور ۵ نکاتی مطالبات کا اعلان کرتے ہوئے ایک ماہ میں منظور نہ ہونے کی صورت میں ملک گیر احتجاجی تحریک چلانے کی دھمکی دی ہے۔ ان مطالبات میں توہین رسالت کی سزا کے قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لینے، چناب نگر میں متوازی ریاست اور متوازی عدالتیں ختم کرنے، قادیانی چینلوں کی نشریات کا نوٹس اور آئین و قانون کے منافی نشریات پر پابندی لگانے، قادیانی تعلیمی ادارے انہیں واپس نہ کرنے، چکوال میں قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید و زخمی ہونے والے خاندانوں کی درخواست کے مطابق مقدمہ درج کرنا شامل ہیں۔ دینی و سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر اعلان کیا ہے کہ توہین رسالت کی سزا کے قانون میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کی گئی تو سخت مزاحمت کی جائے گی۔ تحریک کے لائحہ عمل اور مطالبات پیش کرنے کے لئے جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن کی سربراہی میں ۱۵ رکنی نمائندہ کمیٹی قائم کردی گئی ہے جس میں امیر جماعت اسلامی پاکستان سینیٹر سراج الحق، مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین سینیٹر راجہ ظفرالحق، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سربراہ پروفیسر ساجد میر، دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق، جمعیت علماء پاکستان کے صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، وفاق المدارس کے سیکریٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری، اعجاز الحق، مولانا اللہ وسایا، پیر

اعجاز ہاشمی، چوہدری پرویز الٰہی، سید کفیل شاہ بخاری،
حافظ عاکف سعید، مولانا زاہد الراشدی، پیر معین
الدین کوریجہ شامل ہیں۔ ملک بھر کی دینی و سیاسی
جماعتوں کے سربراہان اور تمام مکاتب فکر کے اکابر
علماء کرام اور مشائخ عظام کے مشترکہ اجتماع نے ایک
بار پھر اس حقیقت کو دہرایا کہ مملکت خداداد پاکستان،
اللہ اور اس کے رسول مقبول، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کے نام پر حاصل کی گئی ہے اور یہ دنیا کی واحد
ریاست ہے جو اسلامی نظریہ پر وجود میں آئی ہے لیکن
مغربی دنیا اور ان کی این جی اوز ایک منظم سازش کے
ذریعے پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے
کے درپے ہیں۔ اعلامئے میں واضح کیا گیا کہ وطن
عزیز میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کو آئینی
وقانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے
نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے لیکن ہر پانچ، چھ
سال کے بعد اس ایمانی اور شرعی اور آئینی قانون میں
ترمیم یا تبدیلی کی قرارداد لانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔
۲۹۵-سی کے قانون میں ترمیم یا مقدمہ کے اندراج
کے طریقہ کار میں تبدیلی اور سزا میں کمی کی خبر نے
اسلامیان پاکستان کو اضطراب میں مبتلا کردیا ہے۔
اجتماع نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسی سازشوں
پر نظر رکھے اور ایوان بالا اور ایوان زیریں میں توہین
رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ لانے کا دوٹوک
اعلان کرے۔ امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رحمت دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے آخری نبی
ہیں۔ مرحوم بھٹو دور میں قومی اسمبلی نے اس بنیادی
عقیدے کے باغی قادیانیوں کا دین اسلام سے
متصادم موقف سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار
دیا۔ سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سمیت ملک
کی تمام عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں اس قانون کو
مبنی برحق قرار دیا۔ سیاسی و مذہبی جماعتوں کے
قائدین کا کہنا تھا کہ یورپی یونین اور مغربی ممالک
توہین رسالت قانون میں ترمیم اور قادیانیوں کے
خلاف آئینی ترامیم ختم کرانے کے لئے پاکستان کو
مالی امداد کا لالچ دے رہے ہیں۔ یہ ان کے ایجنڈے
کا حصہ ہے۔ سینیٹ میں ایک بار پھر توہین رسالت
قانون کا معاملہ اٹھایا جانا سازش کا حصہ ہے۔ دینی
جماعتیں کسی صورت توہین رسالت قانون میں ترمیم
نہیں ہونے دیں گی۔ گستاخ بلاگرز کے خلاف
مقدمات قائم کئے جائیں۔

پاکستان کے سیکولر عناصر کو پہلے روز سے
پاکستان کا اسلامی تشخص قبول نہیں اور وہ آئے روز
اس کو ختم کرنے کی تمام تر کوششیں بروئے کار لاتے
رہتے ہیں۔ سیکولر لابی کے لگاتار دباؤ اور عالمی قوتوں
کے پُرزور اصرار کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں اس کو
کتاب قانون سے حذف یا کم از کم غیر موثر کردیا
جائے، کسی بھی ملک کا آئین اس کے شہریوں کے
لئے محترم ہوتا ہے، پاکستان کے آئین کی بھی
پاکستانیوں کے لئے ایسی ہی اہمیت ہے تاہم پاکستانی
آئین و قانون کا آرٹیکل ۲۹۵-سی، تحفظ ناموس
رسالت کے باعث ہر مسلمان کے لئے انتہائی زیادہ
محترم ہے۔ توہین رسالت قانون کا نفاذ بڑا سوچ سمجھ
کر کیا گیا ہے۔ ۲۹۵-سی قانون پاکستان میں موجود
اقلیتوں کو سب سے زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اگر تحفظ
ناموس رسالت قانون نہ ہو تو توہین کے شبے میں کوئی
بھی مسلمان فوری طور پر ملزم کو انجام تک پہنچا سکتا
ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت ملزم کو اپنی صفائی کا پورا
حق اور موقع دیا جاتا ہے۔ کیس ایک عدالت سے
دوسری اور پھر تیسری سے ہوتا ہوا سپریم کورٹ تک
جاتا ہے، انصاف کے تقاضے پورے ہونے کے بعد
ہی سزا پر عمل کی نوبت آتی ہے اور اگر اس قانون کو ختم
کردیا جائے تو نہ صرف یہ کہ لاقانونیت کا راج ہوگا
بلکہ کوئی بھی کسی پر توہین رسالت کا شبہ ہونے پر ہی
موت کے گھاٹ اتار سکے گا اور لوگ خود ہاتھ میں
قانون لینے پر مجبور ہوں گے۔ ”قانون کا غلط
استعمال“ اگر ایسی وجہ ہے جس کی بنیاد پر قانون میں
ترمیم ناگزیر ہو تو اس ”منطق“ سے تو دنیا کے سارے
ہی قوانین میں ترمیم لازمی ٹھہرتی ہے۔ آج ایک
طرف چوری، ڈکیتی، قتل، عصمت دری، اغوا برائے
تاوان اور زمینوں کے ناجائز قبضے میں ملوث عناصر
قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے صاف بچ نکلتے ہیں
تو دوسری طرف ہزاروں معصوم اور بے گناہ انسان
قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے ہی جیل کی کال
کوٹھڑیوں میں قید وبند کی صعوبتیں جھیلنے پر مجبور ہیں۔
قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے قانون بدلا نہیں
جاتا بلکہ اس کو موثر رکھتے ہوئے غلط استعمال کو روکنے
کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

پاکستان کے قانون میں صرف نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یہ تحفظ وتقدس حاصل نہیں بلکہ
تمام انبیاء اور جملہ ادیان کو یہاں قابل سزا جرم قرار دیا
گیا ہے۔ پاکستان میں مذہبی جذبات کے احترام کا یہ
تحفظ صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کو بھی
حاصل ہے، اس کے بعد اس الزام کی بھی کیا حیثیت
رہ جاتی ہے کہ یہ قانون اقلیتوں کے خلاف اور مذہبی
امتیاز پر مبنی ہے جب کہ مغربی ریاستیں اپنے آپ کو
ایک سیکولر ریاست باور کرانے کے باوجود اپنے ہاں
صرف عیسائیت کے تحفظ کے لئے قانون سازی
کرنے اور اس کو برقرار رکھنے میں کوئی عار محسوس نہیں
کرتیں۔ اسلام کا قانون توہین رسالت تو کائنات کی
عظیم الشان ہستی کی ذات کے تقدس کے بارے میں
ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہمہ جہتی عظمت

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

کُل کراچی بین المدارس

تقریری مقابلہ

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ! آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگرامات کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ جن میں جلسوں کا انعقاد، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے کورز پروگرامات، مساجد میں بیانات، لٹریچر کی تقسیم، سالانہ چھٹیوں میں دینی مدارس اور کالج یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے شارٹ کورسز وغیرہ شامل ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ’’کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ‘‘ ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں کراچی بھر کے مدارس سے طلبہ کرام شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر مقابلہ ہوا جس میں تقریر کا عنوان ’’عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں‘‘ تھا۔ جن طلبہ کرام نے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ طلبہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہوگئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر مقابلہ ہوا جس میں تقریر کا عنوان ’’حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان‘‘ تھا۔ تیسرا مرحلہ پورے کراچی کا مرکزی مقابلہ ہے جس کا عنوان ’’فتنہ قادیانیت اور امت مسلمہ کا کردار‘‘ ہے۔ پہلے اور دوسرے مرحلے کی مفصل رپورٹ درج ذیل ہے:۔

پہلا مرحلہ

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر کراچی کے 17 مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جس میں 110 مدارس کے 208 طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ بلدیہ ٹاؤن 17 نومبر 2016ء

جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ خیر العلوم، جامعہ حدیقۃ العلوم، دارالعلوم قاسمیہ، جامعہ حقانیہ بلال مسجد، جامعہ ندوۃ العلم، جامعہ احیاء العلوم، دارالعلوم الصفہ اور جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا شیخ عطاء الرحمن رحمانی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی نصر اللہ احمد پوری صاحب، پروفیسر عبدالودود صاحب اور مولانا شاہ نور الحسن صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد راشد افشانی صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ کے ناظم تعلیمات مولانا معاویہ صاحب تھے۔ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد اختر بن محمد عیسیٰ نے پہلی، جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سے دورہ حدیث کے طالب علم مجاہد الاسلام نے دوسری جبکہ جامعہ حقانیہ سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد جمیل بن عبدالرحمن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مولانا طالوت صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن تقریری مقابلہ کے ذمہ دار مولانا عبدالعزیز صاحب اور ان کی ٹیم نے مولانا معاویہ صاحب کی معاونت سے انجام دیئے۔

2۔ گلبرگ ٹاؤن 17 نومبر 2016ء

جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، بلاک 10 فیڈرل بی ایریا میں گلبرگ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ زکریا الخیریہ، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، جامعہ گلشن عمر اور جامعہ نعمان بن ثابت کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی صاحب تھے جبکہ میزبان حضرت مولانا اسعد زکریا قاسمی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض الاخوان مسجد کے امام وخطیب مولانا عبدالنعیم صاحب، رحمانیہ مسجد گودھرا کے امام و خطیب مولانا افضال احمد صاحب اور جامعہ رحمانیہ بفرزون کے مدرس مولانا محمد خرم صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں استاذ جامعۃ الرشید مولانا ندیم الرشید صاحب، بلال مسجد اسکاؤٹ کالونی کے امام مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی صاحب، مولانا قاری عبدالحلیم صاحب، مولانا اسدالحق صاحب اور گڈاپ ٹاؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت ضلع وسطی کے ذمہ دار مولانا عبدالحی مطمئن صاحب نے کی۔ جامعہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سے درجہ سادسہ کے طالب علم ظہور احمد رحمانی بن رحمان الدین نے پہلی، جامعہ نعمان بن ثابت سے درجہ اعدادیہ اول کے طالب علم عبدالعزیز بن گل آغا نے دوسری جبکہ مدرسہ زکریا الخیریہ سے درجہ اعدادیہ کے طالب علم محمد امین بن فضل رازی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات گلبرگ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد قاسم صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

3۔ بن قسم ٹاؤن 17 نومبر 2016ء

جامعہ رشیدیہ قائد آباد میں بن قاسم ٹاؤن کے

مدارس کے طلبہ کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، مدرسہ عثمان بن عفان، جامعہ بیت العتیق، جامعہ بیت السلام لنک روڈ اور جامعہ ابن عباس کے 11 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی طیبہ مسجد لانڈھی اسٹیشن کے امام و خطیب مولانا احسن رانجھ صاحب تھے۔ جبکہ میزبان مولانا حبیب الرحمٰن و مولانا عزیز الرحمان صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مدرسہ غفوریہ ملیر کے ناظم مولانا لطف الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا مفتی شمس الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد زبیر صاحب امام وخطیب گلستان مسجد نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ بیت السلام لنک روڈ کے ناظم مولانا نعمان صاحب اور مولانا فیض الرحمٰن شاہ صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے کی۔ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد حذیفہ بن عنایت اللہ نے پہلی، درجہ سادسہ کے مسعود الرحمان بن عبدالرحمان نے دوسری جبکہ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن سے درجہ ثالثہ کے انعام اللہ بن عالم خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

4۔لیاری ٹاؤن 17نومبر2016ء

جامعہ عثمانیہ بہار کالونی میں لیاری ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ ترتیل القرآن، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، دارالعلوم محمودیہ، جامعہ توحیدہ اور دارالفیوض جونا مسجد کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا نورالحق صاحب تھے۔ میزبان مولانا یاسین صاحب اور مولانا حکیم اللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی اسرار صاحب، مولانا ضیاءالدین صاحب اور مولانا محمد اقبال صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا مطیع اللہ صاحب استاذ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی نے کی۔ جامعہ دارالفیوض سے درجہ رابعہ کے امیر حمزہ بن عبدالعزیز نے پہلی، جامعہ توحیدہ جاکیواڑہ سے درجہ ثالثہ کے اعجاز احمد بن ظفر احمد نے دوسری اور نفیع اللہ بن حمید اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات لیاری ٹاؤن کے کارکنان نے مولانا نعیم اللہ اور بھائی محمد سعید صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

5۔سائٹ ٹاؤن 24نومبر2016ء

جامعہ خلفاء راشدین پرانا گولیمار میں سائٹ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ خلفاء راشدین، مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ بنوریہ سائٹ، مدرسہ مظاہر العلوم اور جامعہ معہد القرآن کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا ایاز شاہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اسماعیل شاہ صاحب، مولانا مکمل شاہ رحیمی صاحب اور مولانا ابراہیم حسین عابدی صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا نذیر کاغانی صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مدرسہ مظاہر العلوم کے ناظم مولانا یوسف صاحب، مدرسہ معہد القرآن پرانا گولیمار کے ناظم مولانا زاہد اکبر صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ خلفاء راشدین سے درجہ ثالثہ کے طالب علم شبیر احمد بن خان گل نے پہلی، مدرسہ مظاہر العلوم سے درجہ متوسطہ کے طالب علم خبیب حسن بن جان شیر نے دوسری جبکہ جامعہ خلفاء راشدین سے درجہ خامسہ کے طالب علم منور اعجاز بن اعجاز خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات حلقہ سائٹ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ جامعہ کے استاذ مولانا نصر اللہ صاحب کی معاونت سے انجام دیئے۔

6۔کیماڑی ٹاؤن 24نومبر2016ء

جامعہ عثمانیہ شیر شاہ میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ فاروقیہ فیز2، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، مدرسہ اسلامیہ معارف القرآن، جامعہ قرطبہ، جامعہ خلفاء راشدین اور مدرسہ زین العابدین کے 15 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا احسن رانجھ صاحب تھے جبکہ میزبان قاری عثمان صاحب کے برادر مکرم مولانا انعام اللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا فیض الرحمان صاحب، مولانا شیر علی صاحب اور مولانا حضرت کبیر صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا حامد صاحب نے کی۔ جامعہ قرطبہ کلفٹن سے درجہ خامسہ کے حامد بن مقصود احمد نے پہلی، محمد لقمان نے دوسری اور جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ ثالثہ کے سیف الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات کیماڑی ٹاؤن کے کارکنان نے ضلع جنوبی کے ذمہ دار حافظ کلیم اللہ نعمان اور کیماڑی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا حضرت حسین صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

7۔نارتھ کراچی ونارتھ ناظم آباد ٹاؤن 24نومبر2016ء

مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن میں نارتھ کراچی ٹاؤن اور نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ مدنیہ، مدرسہ رحمانیہ، جامعہ امام ابو یوسف، مدرسہ یاسین القرآن، جامعہ نعمانیہ تعلیم القرآن، جامعہ انوار القرآن، جامعہ انوار العلوم اور مدرسہ بطحاء کے 13 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا افضال کلیانوی صاحب، مولانا محمد آصف صاحب اور مولانا محمد صدیق صاحب نے

انجام دیئے۔میزبان مولانا محمد اشفاق صاحب تھے۔ نقابت گلبرگ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد قاسم صاحب نے کی ۔ مدرسہ بطحاء کے سید مبین علی نے پہلی، جامعہ مدنیہ سے دورہ حدیث کے شاکر اللہ بن اللہ داد شاہ نے دوسری اور جامعہ انوار العلوم نیو کراچی کے محمد اسامہ بن قاری غلام سرور نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولانا انس جلالپوری صاحب، بھائی عرفان شاہ جی، مولانا سلمان صاحب اور مولانا زبیر صاحب نے نارتھ کراچی و نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے کارکنان کی معاونت سے انجام دیئے۔

8۔ملیر ٹاؤن 24 نومبر 2016ء

جامعہ انوار العلوم شاد باغ میں ملیر ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ خاتم النبیین، مدرسہ عربیہ اسلامیہ اور جامعہ انوار العلوم شاد باغ کے 7 طلبہ کرام نے شرکت کی ۔مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی منیب الرحمان صاحب تھے۔ میزبان جامعہ کے مدیر مولانا شفیق الرحمان صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض استاذ جامعہ حمادیہ مولانا سردار حسین صاحب، استاذ جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا زر محمد صاحب اور مدرسہ غفوریہ کے ناظم مولانا لطیف الرحمٰن لطف صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد اسحاق مصطفی صاحب نے کی ۔ جامعہ انوار العلوم شاد باغ سے دورہ حدیث کے امیر حمزہ بن نہران شاہ نے پہلی قیصر احمد بن محمد انور نے دوسری اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ سے خامسہ کے نجیب اللہ بن شیرات خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جامعہ کے ناظم مولانا مفتی صباح الدین صاحب اور انکی پوری ٹیم نے انجام دیئے۔

9۔گلشن اقبال ٹاؤن 24 نومبر 2016ء

جامعہ مدنیہ اسلامیہ گلشن میں گلشن اقبال ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں جامعہ احسن العظیم، جامعہ انوار الصحابہ، دار العلوم نظامیہ، جامعہ مدنیہ اسلامیہ، جامعہ بیت المکرم، جامعہ اشرف المدارس، مدرسہ عارف العلوم، مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، جامعہ بیت المقدس، جامعہ احسن العلوم اور جامعہ دار الہدیٰ کے 13 طلبہ کرام نے شرکت کی ۔مہمان خصوصی حضرت مولانا سعید ثاقب صاحب تھے جبکہ میزبان حضرت مولانا عبد الکریم عابد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ندیم الرشید صاحب، مولانا غازی واجد صاحب اور مولانا عبد النعیم صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا عبد المغیث مجاہد صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد طاہر صاحب، ضلع شرقی کے ذمہ دار مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب اور مولانا سلطان محمد صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ بیت المکرم کے سمیع اللہ اور جامعہ بیت المقدس کے محمد نعمان بن اللہ بخش نے پہلی ، جامعہ بیت المقدس کے سیف الرحمٰن بن عبد اللہ جان نے دوسری اور جامعہ احسن العلوم کے سمیع اللہ بن مراد یونس نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا عبد السمیع رحیمی صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

10۔شاہ فیصل ٹاؤن 24 نومبر 2016ء

جامعہ صدیقیہ ناتھا خان گوٹھ میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کرام کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا ۔ جس میں جامعہ صدیقیہ ، جامعہ حمادیہ اور جامعہ فاروقیہ کے 10 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ قاری لیاقت حسین صاحب کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب تھے جبکہ میزبان مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عبد القیوم ہزاروی صاحب، مولانا عثمان رفیق صاحب اور مولانا شفیق احمد جلالپوری صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد اشفاق صاحب نے کی۔ جامعہ فاروقیہ کے عرفان احمد بن گل زمان نے پہلی ، جامعہ صدیقیہ کے فرمان اللہ نے دوسری اور حسنین معاویہ بن سید اکبر شاہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔ پروگرام کے انتظامات حلقہ شاہ فیصل ٹاؤن کے کارکنان نے مولانا محمد اشفاق اور مولانا عادل غنی صاحب کی زیر نگرانی انجام دیئے۔

11۔اورنگی ٹاؤن یکم دسمبر 2016ء

جامعہ نعمان بن ثابت میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ محمودیہ، جامعہ منہاج الشریعہ، جامعہ صدیقیہ ، مدرسہ جمال القرآن اور مدرسہ زکریا کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا مفتی فیض الحق صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نذیر کاغانی صاحب، جامعہ کے ناظم مفتی سجاد صاحب اور مولانا حق نواز اختر صاحب نے انجام دیئے۔ میزبان جامعہ کے ناظم مفتی سجاد احمد صاحب اور امام وخطیب مولانا عمران عثمانی صاحب تھے۔ نقابت درجہ خامسہ کے طالب علم نور اللہ نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ منہاج الشریعہ کے مولانا نعمت اللہ صاحب حلقہ سائٹ کے ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ صدیقیہ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم شہاب بن دوست محمد نے پہلی ، درجہ خامسہ کے ولی اللہ بن شہباز خان نے دوسری اور مدرسہ محمودیہ سے درجہ ثالثہ کے امیر حسین بن محمد زرین نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام انتظامات حلقہ اورنگی ٹاؤن کے کارکنان نے مولانا محمد وسیم صاحب کی نگرانی میں انجام دیئے۔

12۔صدر ٹاؤن یکم دسمبر 2016ء

مہاجر کی مسجد میں صدر ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں دارالعلوم صرافہ بازار، ارشاد العلوم کھتری مسجد، جامعہ احتشامیہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن اور جامعہ فتحیہ گارڈن کے 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوری ٹاؤن کے نائب امام وخطیب حضرت مولانا عتیق الحسن صاحب جبکہ میزبان مدیر مدرسہ ہذا مولانا عنایت اللہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا شکور احمد صاحب، مولانا خالد محمود صاحب اور مولانا کامران صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی کلیم اللہ صاحب امام مہاجر کی مسجد، قاری ابرار صاحب، قاری عبدالرشید صاحب، ضلع جنوبی کے ذمہ دار حافظ کلیم اللہ نعمان اور مولانا ثاقب انیس صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت جامعہ بنوری ٹاؤن سے درجہ خامسہ کے محمد نوید نے کی۔ کھتری مسجد سے درجہ رابعہ کے طالب علم عبداللہ بن سمیع اللہ نے پہلی، دارالعلوم صرافہ بازار سے درجہ سادسہ کے عارف خان بن عمر فاروق نے دوسری اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے دورہ حدیث کے محمد علی بن عبدالرحیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات حلقہ صدر ٹاؤن کے کارکنان نے مولانا مسعود احمد صاحب کی نگرانی میں مولانا محمد اصغر صاحب کی معاونت سے سرانجام دیئے۔

13۔گڈاپ ٹاؤن یکم دسمبر 2016ء

جامعہ صدیقیہ میں گڈاپ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ صدیقیہ، جامعۃ الرشید، جامعہ دارالہدیٰ، مدرسہ زید بن ثابت، جامعہ منبع العلوم، جامعۃ النور، ادارۃ المعارف، مدرسہ بیت العلوم، مدرسہ عبداللہ بن مسعود، معہد تعلیم القرآن، مدرسہ ابوسعید خدری اور مدرسہ ضیاء العلوم کے 17 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مولانا قاضی نجیب الرحمٰن صاحب، مولانا مفتی نصر اللہ احمد پوری صاحب، اور مفتی عطاء اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت ناظم جامعہ مولانا عبدالباسط صاحب نے کی۔ جبکہ دیگر مہمانان گرامی میں مہتمم بیت العلوم مولانا الٰہی بخش فاروقی صاحب، مولانا محمد طیب قاسمی صاحب اور امام جامع مسجد بلال منگھوپیر مولانا اسعد الحق صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ ادارۃ المعارف درجہ خامسہ کے اسامہ بن مفتی خطیب الرحمٰن نے پہلی، جامعہ منبع العلوم درجہ ثانیہ کے عزیز اللہ بن رحیم اللہ نے دوسری اور ادارۃ العلوم سے درجہ رابعہ کے محمد اللہ بن شیر خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گڈاپ ٹاؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

14۔کورنگی ٹاؤن یکم دسمبر 2016ء

مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی میں کورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے مابین تقریری مقابلے کا انعقاد ہوا۔ جہاں دارالعلوم کراچی، مدرسہ رحمانیہ اور مدرسہ اشرف العلوم بیت المکرم کے 14 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا فضل محمد صاحب اور مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ میزبان حضرت مولانا قاری عتیق الرحمٰن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب، مفتی رمضان صاحب اور مفتی قمر الحسن صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مہتمم جامعہ حمادیہ مولانا قاسم عبداللہ صاحب، مہتمم انوار العلوم مہران ٹاؤن مفتی عبدالحق صاحب، مولانا عبادالرحمٰن صاحب اور مہتمم جامعہ عربیہ تعلیم القرآن مولانا یوسف کرخی صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت مولانا ولی اللہ عتیق صاحب نے کی۔ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی کے فاروق احمد بن سعادت خان نے پہلی، یاسر رفیق بن رفیق احمد نے دوسری جبکہ جامعہ اشرف العلوم بیت المکرم کورنگی کے اسد اللہ بن مختیار حسین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولانا عادل غنی صاحب اور ان کی ٹیم نے قاری رشید احمد اعظمی صاحب کی معاونت سے انجام دیئے۔

15۔لانڈھی ٹاؤن یکم دسمبر 2016ء

جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی میں لانڈھی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ تحفیظ القرآن، جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد، مدرسہ رحیمیہ، جامعہ اسلامیہ مسلم آباد کالونی، جامعہ ابوہریرہ، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ فیوچر کالونی، مدرسہ مفتاح العلوم اور جامعہ کنز العلوم کے 16 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور مولانا احسن راجہ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی طارق محمود قاسمی صاحب، مفتی مبشر ابراہیم صاحب اور مفتی شمس الرحمٰن صاحب نے انجام دیئے۔ میزبان مولانا غلام اللہ خان صاحب تھے۔ جبکہ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا بحر اللہ صاحب، مولانا سید رحمان شاہ صاحب، قاری جمیل الرحمٰن صاحب، مولانا اسحاق مصطفیٰ صاحب اور دیگر کئی علاقائی علماء کرام نے پروگرام میں شرکت کی۔ نقابت حافظ عبدالوہاب صاحب نے کی۔ جامعہ ابوہریرہ مظفر آباد کالونی سے درجہ رابعہ کے محمد ندیم بن عبداللہ نے پہلی، جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی سے درجہ سابعہ کے محمد خبیب بن مولانا سعید احمد نے دوسری اور جامعہ تعلیم القرآن والسنہ فیوچر کالونی سے درجہ ثالثہ کے فضل ربی بن عبدالخالق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لانڈھی ٹاؤن کے کارکنان نے حافظ عبدالوہاب پشاوری صاحب کے زیر نگرانی انجام دیئے۔ (جاری ہے)

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۲۳)

حافظ عبیداللہ

مولوی محمد علی لاہوری کا اعتراف حقیقت

لاہوری مرزائی جماعت کے بانی اور مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی محمد علی لاہوری نے کسی قدر حقیقت پسندی کا ثبوت دیا لیکن افسوس کہ اپنی آنکھوں اور دل پر پڑے گمراہی کے پردے کو نہ اتار سکا، لکھتا ہے:

’’......ان میں سب سے بڑی پیش گوئی نکاح والی پیش گوئی ہے میں اس کو اس وقت لیتا ہوں، یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔ اس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر باقی سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں ہے کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے، جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے، صرف ایک پیش گوئی کو لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں یہ طریق انصاف نہیں۔‘‘ (اخبار پیغام صلح، ۱۹؍جنوری ۱۹۲۱ء ص:۵)

آپ نے دیکھا کہ مولوی محمد علی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی لیکن یہ ماننے کو تیار نہیں کہ مرزا جھوٹا ثابت ہوا، اور کہتا ہے کہ صرف ایک پیش گوئی کے جھوٹے ہونے سے مرزا کی صداقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا (جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا کی اکثر و بیشتر تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں)، شاید مولوی محمد علی نے مرزا کی وہ تحریر نہیں پڑھی تھی جس میں مرزا نے لکھا تھا:

’’ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن:۲۳، ص:۲۳۱)

اور یوں کہا تھا:

’’اگر ثابت ہو کہ میری سو پیش گوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔‘‘

(اربعین نمبر۴، روحانی خزائن:۱۷، ص:۴۶۱ حاشیہ)

ہم آج بھی جماعت مرزائیہ سے کہتے ہیں کہ وہ مرزائی پاکٹ بک سے باہر نکلیں، مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں ان شاء اللہ ان پر مرزا کے فریب، کذب بیانی اور تضاد بیانی روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی۔

مرزا قادیانی کی قیامت خیز زلزلہ کی پیش گوئی اور اس کا انجام

اب ہم مرزا قادیانی کی ایک اور ناکام پیش گوئی پر مختصر بات کرتے ہیں، یہ مورخہ 18 اپریل سنہ 1905 کی بات ہے مرزا قادیانی نے حسب عادت ایک اشتہار جاری کیا جس کا عنوان تھا ’’**الانذار**. غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے‘‘ اس میں کیا تھا؟ آیئے دیکھتے ہیں:

’’آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم۔ ان اللّٰہ مع الابرار. دنی منک الفضل. جاء الحق وزھق الباطل۔ ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سالوں کے بعد ظاہر فرمائے گا بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو، قریب ہو یا بعید ہو، پہلے سے بہت خطرناک ہے، سخت خطرناک ہے، اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، ج:۲، ص:۶۲۳، ۶۲۵، اشتہار نمبر۲۶۶)

آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے لوگوں کو ڈرایا کہ اسے وحی ہوئی ہے کہ ایک قیامت کا زلزلہ آنے والا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس وحی میں زلزلہ سے مراد واقعی زلزلہ ہے یا کوئی اور حادثہ۔

مورخہ ۱۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا قادیانی نے ایک خواب دیکھا جو یہ تھا:

’’رؤیا میں دیکھا کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار ہوں جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔‘‘ (تذکرہ، ص:۴۵۳، چوتھا ایڈیشن)

اس سے اگلے دن یعنی ۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر اپنا ایک خواب بیان کیا کہ:

’’آج رات خواب میں دیکھا کہ سخت

زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔"
(تذکرہ، صفحہ 454)

اور پھر چند اشعار بھی لکھے، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر
نالیں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

(تذکرہ، ص:۴۵۴، براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن:۲۱، ص:۱۵۱)

ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آئے گا جس سے بشر، شجر، حجر اور سمندر جنبش میں آجائیں گے اور یہ ایسا نہیں کہ کئی دن یا ہفتوں یا مہینوں رہے گا (یعنی یہ جنگ وغیرہ نہیں ہوگی)، بلکہ یہ زمین ایک جھپک میں زیر و زبر ہو جائے گی، یہ ایسا زلزلہ ہوگا جس سے انسان تو کیا کبوتر اور بلبل بھی اپنی چہل پہل اور چہچہاہٹ بھول جائیں گے، لیکن باوجود ان تصریحات کے مرزا قادیانی حاشیہ میں پھر وہی راگ الاپتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالها اشارہ کرتی ہے، لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے نہ دیکھی ہو......"۔
(تذکرہ، ص:۴۵۴، براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن:۲۱، ص:۱۵۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی کو اس زلزلہ کی اتنی خوشی تھی کہ مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اور اشتہار جاری کیا، اس میں لکھا:

"النداء من السماء۔ یعنی ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیش گوئی بار دوئم وحی الٰہی سے۔ ۹/اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت و ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلاوے گا دور نہیں ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات، ج:۲، ص:۶۳۷، ۶۳۸)

بقیہ: نبی اکرم ﷺ کے معاشی حالات

اہل علم کے قول کی تائید کے لئے حافظ تورپشتیؒ کی ایک مدلل اور پر مغز عبارت نقل فرمائی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے:

"امور تبلیغیہ اور امور دینیہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جاتے ہیں، ان پر نبی کا اجرت اور مالی معاوضہ لینا بے شک منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں، لیکن کسب معاش پر اُجرت اور معاوضہ پر کام کرنا یہ ہرگز شان نبوت کے خلاف نہیں، بلکہ کسب و اکتساب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور حسن عمل ہے اور توکل اُن کا حال ہے، نیز یہ فعل نبوت اور بعثت سے پیشتر تھا، علاوہ ازیں قراریط کو ایک مقام کا نام بتلانا بالکل غریب اور شاذ قول ہے، اس قائل سے پہلے کوئی اس کا قائل ہی نہیں ہوا کہ قراریط کسی مقام کا نام ہے۔" (سیرۃ المصطفیٰ، ج:۱، ص:۱۰۳)

بکریاں چرانے کے دو دور:

حضور اکرم ﷺ کے بکریاں چرانے کے دو دور ہیں:

۱:... پہلا دور وہ ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں بکریاں چرائیں۔

۲:... دوسرا دور وہ ہے جب آپ نے مکہ میں اہل مکہ کی بکریاں چرائیں۔

"کان رعیه صلی الله علیه وسلم الغنم مرتین مرة عند ظئره حلیمة و مرة بمکة لاهلها۔" (جامع الآثار، ج:۳، ص:۲۸۴)

ترجمہ: "آپ ﷺ کے بکریاں چرانے کا واقعہ دو مرتبہ پیش آیا، ایک مرتبہ اس زمانے میں جب جب آپ ﷺ رضاعت و پرورش کے سلسلے میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں (رہ رہے) تھے اور دوسری مرتبہ مکہ مکرمہ میں، جب آپ ﷺ نے مکہ والوں کی بکریاں چرائیں۔" ☆☆

جو لوگ محمد ﷺ کے وفادار نہیں ہیں

مولانا امام علی دانش لکھیم پور

جو لوگ محمد ﷺ کے وفادار نہیں ہیں
اللہ کی رحمت کے بھی حقدار نہیں ہیں
حاصل ہے جنہیں عشق محمد ﷺ کا خزانہ
کونین کی دولت کے طلب گار نہیں ہیں
جن کو ہے محمد ﷺ کے طریقوں سے عداوت
وہ ان کی غلامی کے سزاوار نہیں ہیں

REGD.SS.160

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوت کے گلہائے رنگارنگ (جلد ۳)

ایسے ۹۴۴ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب: شاہینِ ختمِ نبوت

مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

تین جلدوں کا مکمل سیٹ

قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486